رجسٹرڈ ایل نمبر

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

انہ اوی القریۃ

الحکم

چہ گویم بانو گر آئی بہادر قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

ایڈیٹر۔ شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے صہ (۲) خواص و معاونین سے عـہ (۳) ہندوستان سے باہر کے۔ (۴) غیر مذہب والوں سے ۱۲/ (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگوں سے دو روپیہ بارہ آنہ

فہرست مضامین

نمبر ۳۹ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۵ء مطابق ۱۲ رمضان ۱۳۲۳ھ | جلد ۹

حضرت مسیح موعود دہلی میں

اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحت قیام دہلی میں علی العموم اچھی رہی۔ آخری ایام میں درد پہلو کسیقدر تکلیف ہوئی مگر حضرت دستور مجلس میں اگر تبلیغ کرتے رہے۔ یکم نومبر کو آپ جناب خواجہ صاحب کے مزار پر جو قطب صاحب کر کے مشہور ہے اور دہلی سے ۱۱ میل کے فاصلہ پر قصبہ مہرولی میں واقع ہے تشریف لے گئے۔ ایک جماعت آپ کے ہمراہ تھی دیر تک وہاں دعا کرتے رہے اور ۴ بجے کے قریب واپس آ گئے۔

جب وہاں سے واپس ہوئے تو مقبرہ منصور صفدر جنگ وزیر ہمایوں کے پاس الہام ہوا۔

دست تو۔ دعائے تو ترحم ز خدا

(۲) دہلی میں احباب کے اصرار سے تجویز ہوا کہ ایک لیکچر حضرت حکیم الامۃ کیطرف سے دیا جاوے چنانچہ ۳ نومبر کو دہلی کے مقامی دستور کے موافق اسکی اجازت وغیرہ کے لئے سعی کی گئی۔ جو معلوم ہوا کہ انوار تک نہیں ہو سکتا۔ اور فی الحقیقت ایسا ہی ہونا چاہیئے تھا کیونکہ دہلی کے دروازے پہلے ہی سے بند ہو چکے تھے جیسا کہ اعلیٰ حضرت کی رؤیا قبل از روانگی دہلی ظاہر کرتی ہے۔

(۳) دہلی سے ۴۔ نومبر کی شام کو اعلیٰ حضرت قادیان کو واپس ہوئے۔ لودہیانہ کی جماعت نے بہ اصرار والحاح درخواست کی تھی کہ واپسی پر اعلیٰ حضرت لودہانہ قیام کریں چنانچہ حضور نے درخواست منظور کر لی۔ ۵۔ نومبر کو ۱۱ بجے کے قریب لودہانہ گاڑی پہونچی سٹیشن پر بہت بڑا انبوہ اور ہجوم تھا چنانچہ وہاں کا مقامی اخبار لکھتا ہے کہ ایک میلا لگا ہوا تھا اور فی الحقیقت ایسا ہی تھا ہزارہا انسان جمع تھے۔ اور ضلع لودہانہ اور جالندہر کے اکثر مقامات سے خدام جمع ہو گئے تھے۔ مخالفین کیطرف سے سب شتم سے بھرے ہوئے اشتہار شائع ہوئے۔

جنکا مناسب جواب بذریعہ اشتہار ایڈیٹر الحکم کیطرف سے دیا گیا۔

۶۔ نومبر ۱۹۰۵ء کو اعلیٰ حضرت کی ایک عام تقریر کئی ہزار کے مجمع میں ہوئی جو برابر تین گھنٹہ تک ہوتی رہی۔ جسکا اثر بہت اچھا پڑا۔ پولیس کا انتظام نہایت ہی قابل تعریف اور قابل قدر تھا میں شہر لودہانہ کو منشی حاکم خان صاحب ایسے افیسر پولیس کے قیام پر مبارکباد دیتا ہوں حقیقت میں وہ شہر بڑا ہی خوش قسمت ہے جہاں ایسے افیسر ہوں جو امن جو اور رعایا کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہوں۔ خدا کرے ایسے افیسر ہر جگہ ہوں۔ منشی حاکم خان صاحب نے جس دیانتداری اور مستعدی اسے اپنے فرض کو ادا کیا وہ نہایت ہی قابل قدر ہے باوجودیکہ جلسہ میں کئی ہزار آدمی موجود تھے اور پولیس کا کوئی بہت بڑا عملہ وہاں موجود نہ تھا تاہم ایسا کامل انتظام تھا کہ کوئی شخص اپنی جگہ سے نہیں ہلا اور کسی قسم کی آواز یا حرکت جلسہ میں نہیں ہوئی۔ غرض پوری خاموشی اور شوق کے ساتھ لیکچر سنا گیا۔ لودہانہ میں بیعت کا سلسلہ ریلوی سٹیشن تک جاری رہا۔ ۷۔ نومبر کی صبح کو آپ وہاں سے روانہ ہوئے۔ امرتسر کی جماعت نے دو مرتبہ اپنا سفیر قیام امرتسر کے متعلق بھیجا۔ اسلئے حضرت نے وہ درخواست منظور کی اور آپ ۷۔ نومبر کو ۴ بجے کے قریب امرتسر پہونچے۔ سٹیشن پر لاہور کے بعض افراد اور امرتسر کی جماعت کا خاصہ اژدہام تھا۔ حضرت اقدس اور جماعت کو اس مکان میں جو جنگ مقدس (مباحثہ عیسائیاں ۱۸۹۳ء) کے ایام میں حضرت اقدس کا قیام گاہ تھا ٹھیرایا گیا ہے۔ غالباً حضرت اقدس کی ایک عام تقریر ہوگی۔ امرتسر سے ۱۰۔ نومبر کو اعلیٰ حضرت امید کیجاتی ہے قادیان کو روانہ ہونگے۔

سر دست یہہ اجمالی حالات اور کوائف درج کر دیئے جاتے ہیں۔

(ایڈیٹر الحکم از امرتسر ۸۔ نومبر ۱۹۰۵ء)

روزانہ الحکم

روزانہ الحکم کے اجرا کا اعلان گذشتہ سے پیوستہ الحکم میں ہو چکا ہے۔ اس وقت تک جو درخواستیں دفتر میں موصول ہوئی ہیں۔ وہ امید دلاتی ہیں۔ کہ انشاء اللہ العزیز روزانہ الحکم یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے جاری ہو جاویگا اگر حضرت امام الزمان سلمہ الرحمان کے کلمات طیبات روزانہ کی پیاس والے احباب توجہ کریں تو تعداد مقررہ کا

تعلیم الاسلام سکول اور کالج

مدرسہ تعلیم الاسلام کی مالی حالت کی اصلاح اور استحکام کے لئے ایک گشتی چٹھی خاص احباب کی خدمت میں بھیجی گئی ہے امید ہے توجہ سے دیکھی جاویگی مدرسہ کی آمدنی اور کالج کے آنہ فنڈ کی آمدنی کی رسید زر ایک دقت سے چھپ نہیں سکی آج مدرسہ کی رسیدات کیلئے جگہ نکالی جاتی ہے اسکے بعد آنہ فنڈ کی رسیدات چھاپی جاوینگی یعنے آخیر نومبر ۱۹۰۵ء تک انشاء اللہ تمام رسیدات چھپ جاوینگی یعنے آخیر نومبر تک کمی پوری ہو کر آخیر نومبر تک کی آمدنی کی رسیدات شائع کردی جائینگی۔ اسلئے جبتک کل رسیدات شائع نہ ہولیں فرستندگان روپیہ رسیدات کے چھپنے کے لئے تقاضا نکریں۔ ایڈیٹر

مساکین اور یتامی اور جاڑا

سردی کا موسم آگیا ہے اور ہمارے مدرسہ کے یتامی اور مساکین کے لئے سردی کے کپڑے اور سامان کی ضرورت ہے ایک عرصہ گذرتا ہے۔ حضرت حکیم الامتہ نے ایک اشتہار اعلام کے نام سے جاری کیا تہا جس میں اس امر کیطرف توجہ دلائی تہی کہ اگر احباب پرانے کپڑے بہیجدیا کریں تو وہ ان لوگوں کے کام آسکتے ہیں اس پر چندان توجہ نہیں ہوئی اب یہہ ضرورت سخت محسوس ہوتی ہے اسلئے ہر جگہ کی احمدی جماعتیں خصوصیت کے ساتھہ اسپر توجہ کریں ہر قسم کے کپڑے جو پرانے کار آمد ہوں یہاں بہیجدیئے جاویں یا کپڑوں کے لئے روپیہ بہیجا جاوے۔ یہہ ایسی ضرورت ہے کہ اسپر بہت جلد توجہ کی ضرورت ہے۔ ایڈیٹر

رسید زر آمدنی مدرسہ

۱۶-اگست ۱۹۰۵ء

منشی عبد العزیز صاحب ٹیلر ماسٹر متہرا مدرسہ عہ
غلام نبی صاحب سکنہ جہن تحصیل بہیرہ // عہ
نور الدین صاحب ٹانگہ گوی ابر بربہا // ۱۲ر
بابو عبد الرحمان کلرک انبالہ // عہ

۱۸-اگست ۱۹۰۵ء

جماعت شملہ معرفت بابو برکت علی صاحب مساکین ہے

مدرسہ سعہ ریزرو فنڈ لہعہ
جماعت وزیر آباد معرفت شیخ نیاز احمد صاحب سوداگر مدرسہ لہعہ
جماعت لویرالوالہ ضلع گوجرانوالہ مدرسہ صر

۱۹-اگست ۱۹۰۵ء

جماعت احمدیہ بہینی متصل قادیان معرفت ماسٹر سکندر مدرسہ
جماعت احمدیہ سامانہ معرفت محمد اکرم صاحب مدرسہ صہر

۲۱-اگست ۱۹۰۵ء

منشی محمد اسماعیل صاحب ٹیلر ماسٹر عدن مدرسہ عاً
محمد رمضان صاحب عدن // عاً
بابو عبد الکریم صاحب سب پوسٹماسٹر راولپنڈی مدرسہ ۸ر
غلام حیدر صاحب کلرک ڈاکخانہ // مدرسہ عہ
بابو شاہ دین صاحب سٹیشن ماسٹر لارنس پور مدرسہ عہ
مرزا عباس علی ملک گارڈ کوہاٹ یتامی عہ مدرسہ ۲ر

۲۳-اگست ۱۹۰۵ء

جماعت احمدیہ گولیکی یتامی عہ
جماعت جہیلیان والہ حافظ آباد مدرسہ عہ
منشی مولا بخش صاحب مدرس سنگہول مدرسہ عہ
شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر لاہور مدرسہ عہ
محمد علی وٹرنری اسسٹنٹ دفعدار انبالہ چہاونی مدرسہ عہ
شیخ غلام نبی صاحب راولپنڈی مدرسہ ہے
متفرق معرفت غلام حسن صاحب سٹیشن ماسٹر ٹوبہ ٹیک سنگہ حال سانگلہ یتامی للعہ مدرسہ عہ
غلام طاہر ولد سید نجم الدین احمدی قصبہ کرل مدرسہ ۳ر
رمضان خان ولد چاند خان احمدی // مدرسہ ۳ر
نامعلوم الاسم از پٹیالہ یتامی ۴ر

۲۴-اگست

مولا بخش صاحب بکہلور-پہلور مدرسہ ۱۰ر
منشی اللہ رکہا ولد میاں الہ دین سمر بال مدرسہ ۱۲ر
جماعت قتال پور معرفت سلطان احمد صاحب مدرسہ عہ

۲۵-اگست

غلام محمد صاحب ڈپٹی انسپکٹر نیروبی (افریقہ) مدرسہ عاً
عظیم شاہ صاحب باورچی نیروبی // مدرسہ عہ
عمر الدین صاحب // مدرسہ عاً

۲۶-اگست

محمد موسیٰ کمسکل میکل مارٹ لاہور مدرسہ عہ
جماعت کاٹھہ گڑھ معرفت محمد علی سکرٹری انجمن چہکارحق مدرسہ عہ ۱۵ر
جماعت لاہور معرفت حکیم محمد حسین قریشی مساکین ہے مدرسہ
مولوی اسماعیل صاحب ترگڑی-گوجرانوالہ مدرسہ عہ
جماعت جہلم معرفت سلطان محمد گھڑی ساز مساکین ۱۲ر مدرسہ ہے

۲۸-اگست

سید محمد شاہ لیس دفعدار نوشہرہ مدرسہ عہ
یعقوب خان وٹرنری اسسٹنٹ موضع ریموینٹ ڈپو یتامی للعہ

بابو فیروز علی گسوال متصل گوجرخان مساکین ۸ر

یکم ستمبر ۱۹۰۵ء

جماعت بستی وریام معرفت محمد علی صاحب وریام مساکین عہر

۳-ستمبر

جماعت احمدیہ کریام معرفت سلطان خان مدرسہ ۹ر
سلطان خان ڈاکخانہ بلوارہ ضلع لودہیانہ مدرسہ ۴ر
عبد الحی خان کلرک منٹگمری مدرسہ عہ

۴-ستمبر

مرزا محمد شفیع ہیڈ کلرک دفتر سپرنٹنڈنٹ ڈیرہ اسماعیل خان مدرسہ عاً
مولوی محمد احسن کنگام کشمیر حال مقیم دلیسہ یتامی ۳ر

۵-ستمبر

ولایت شاہ صاحب سکول ماسٹر بارکہان لورالائی مدرسہ عہ

۶-ستمبر

جماعت احمدیہ لودہیانہ معرفت ماسٹر عبد الحق صاحب یتامی و مساکین
قاضی عبد المجید صاحب سکنہ چہانگا مانگا مدرسہ عاً
عبد العزیز صاحب المہد سہارنپور مدرسہ ۸ر
محمد شفیع صاحب گوجرانوالہ مدرسہ ۱۲ر
محمد حسین صاحب انسپکٹر ڈاکخانہ راولپنڈی // ۸ر

۷-ستمبر

محمد حسین صاحب پنجابی اوڈرکال مدراس مدرسہ عہ
مولوی سید محمد رضوی صاحب پلیڈر-حیدر آباد دکن // ہے

۹-ستمبر

جماعت احمدیہ لودہیانہ معرفت قاضی خواجہ علی صاحب مدرسہ ہے
سید لعل شاہ صاحب از نوشہرہ مساکین ۲ر مدرسہ عاً
مرزا نیاز بیگ صاحب از کلانور مساکین ۴ر
منشی محمد علی صاحب محرر پہلورا مدرسہ عہ
میاں الہی بخش صاحب ٹھنڈا مساکین عہ
ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور مدرسہ عاً
بابو عبد الرحیم صاحب سارٹر ریلوی انبالہ مدرسہ ۸ر
محمد تقی صاحب مدرس سرہند ۴ر یتامی مدرسہ ۴ر
منشی مولا بخش صاحب مدرس سنگہول یتامی ۴ر مدرسہ ۱۰ر

۱۱-ستمبر

عطا محمد صاحب ایس-او-ٹونڈوٹ کولیری مدرسہ عاً
حافظ احمد الدین صاحب چک سکندر-برنالی مدرسہ ۲ر

۱۳-ستمبر

اسماعیل آدم بمبئی مدرسہ عہ
زین الدین محمد ابراہیم بمبئی مدرسہ للعہ
منشی وزیر خان صاحب احمدی انجینیر بیگو برہما مدرسہ ما
علی بخش صاحب ملونڈی کہوٹلی مدرسہ عہ
منشی گلزار محمد صاحب پنڈی گہیب مدرسہ عہ

۱۴-ستمبر

چندہ جماعت احمدیہ لالہ موسیٰ مدرسہ ہے

صاحب وسعت احباب توجہ کریں

میاں احمد نور صاحب مہاجر کے مکان کیلئے کئی دفعہ پہلے بہی تحریک ہوچکی ہے کچھہ روپیہ جمع ہوا تہا وہ خرچ ہوچکا ہے چونکہ زمین جو مکان کے لئے تجویز ہوئی تہی وہ نشیب میں ہے قریباً ایکسو روپیہ تو اس کے برابر کرنے میں خرچ ہوگیا اب مکان کی تعمیر شروع ہوگئی ہے مگر گذارہ کے موافق مکان تیار ہونیکے لئے دو سو روپیہ کی اور ضرورت ہے۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ قوم پر طرح طرح چندوں کا بوجھہ پڑا ہوا ہے اور خصوصاً لنگر خانہ کیحالت ان دنوں میں بہت ہی قابل توجہ ہے جسکے لئے حضرت اقدس نے یہہ تحریک کا ارشاد فرمایا ہے۔ مگر اس قوم کیلئے جو اسوقت ہزار ہا روپیہ مجموعی طاقت سے نیکی کے کاموں میں خرچ کر رہی ہے دو سو روپیہ کی رقم کچھہ بہی چیز نہیں۔ بلکہ یہ ایک ایسی خفیف رقم ہے کہ دو چار صاحب وسعت احباب ہی توجہ فرما کر اسے پورا کر سکتے ہیں۔ زکوٰۃ کی مد میں آخر سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں روپیہ اس جماعت کے نکلتے ہیں۔ پس اسی میں سے ادنیٰ توجہ سے یہ رقم پوری ہوسکتی ہے۔ کل قوم کے سامنے اسلئے تحریک کی گئی ہے کہ تہوڑی تہوڑی مدد سے ہی مدعا حاصل ہوجاوے۔ مگر یہ کام بہت جلد توجہ کو چاہتا ہے تا تعمیر کا کام درمیان میں نہ رک جاوے۔ ماہ رمضان کا مہینہ بہی صدقات کا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمارے احباب کو توفیق دے کہ اس کار خیر میں وہ حصہ لیں۔

راقم محمد علی مینجر رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپکا مال و اسباب محفوظ رہے

یقیناً کوئی شخص نہیں ہوگا جو اس امر کا خواہشمند نہ ہوگا کہ اس کا مال و اسباب محفوظ رہے؟

حفاظت مال و اسباب کیلئے آپ میرے کارخانہ کے بنے ہوئے سٹیل ٹرنکس منگوائیں جنکا ریویو ایڈیٹر الحکم نے بہی کیا ہے اور جو اپنی عمدگی مضبوطی اور خوبصورتی کیوجہ سے سرحد پر بہی جاتے ہیں۔ لکڑی کے صندوقوں کے مقابلہ میں یہ ٹرنکس ہر طرح سے ہلکے پہلکے اور بہت زیادہ مضبوط اور پائیدار۔ نہ دیمک کا خطرہ نہ آگ کا اندیشہ سفر میں ہر طرح سے آسانی کے ساتھہ اسباب بند کر کے لیجا سکتے ہیں چونکہ یہ احمدی بہائی کا کارخانہ ہے اسلئے آپ اس میں کسی قسم کے تکلف اور ریاکاری کو انشاء اللہ نہ پائینگے جو آجکل کی تجارت کا جزو سمجھہ لیا گیا ہے جو لوگ ٹرنکوں کی تجارت کرتے ہیں وہ اکٹھے منگوائینگے تو انکے ساتھہ خاص رعایت بہی کیجائیگی۔ مفصل فہرست درخواست کر کے کارخانہ سے منگوالو۔ درخواست کرتے وقت قریب کے ریلوے سٹیشن کا پتہ ضرور لکہو۔ بلٹی بذریعہ قیمت طلب روانہ کیجائیگی تمام درخواستیں بنام مستری محمد دین احمدی مالک کارخانہ یونیورسل ورکس سیالکوٹ شہر کے نام ہونی چاہئے۔ فقط

مرثیۂ وفات حسرت آیات حضرت مخدوم الملت رضی اللہ عنہ

از نتیجۂ طبع اندوہگین اکبر شاہ خان احمدی نجیب آبادی المتخلص بہ اکبر

کیا ہوا کیون لٹ گئی فصل بہار
آسمان بھی غم سے ہے کیون اشکبار
کیون خزان گلشن مین آئی یک بیک
پھول کیون مرجھا گئے سب ایکبار
دوستون کی چشم کیون پُرنم ہے آج
ہے دلون مین سب کے کیون یہ انتشار
اے دل غمگین تجھے کیا ہو گیا " "
کیون نہین آتا تجھے اکدم قرار
سیل اشک آنکھون سے جاری آج ہے
لب پہ نالے آتے ہین بے اختیار
دل نہین کہنے مین اپنا آج کل
اور جگر پہلو مین ہے سیماب وار
بیقراری بڑھ گئی ہے کس قدر
ضبط سے ہون مین نہایت شرمسار
ہائے میرے مقتدا و پیشوا -
مولوی عبد الکریم با صفا

ڈھونڈنے تمکو کہان پر جاؤن مین
کسطرح خدمت مین اب آجاؤن مین
یہ شہادت کی خبر سنکر مرے
دلپہ کیا گذری ہے کیا بتلاؤن مین
ہوتی گر جائز تو کرتا یہ دعا
یا الٰہی آج ہی مر جاؤن مین
جو نہ اس صدمہ سے بھی ہو آب آب
ایسا پتھر دل کہان سے لاؤن مین
رنج و حسرت سے ہے سینہ چاک چاک
دل کو اپنے کس طرح سمجھاؤن مین
کیا تماشا ہے کہ غم کھاتا ہون مین
اور غم کہتا ہے تجھکو کھاؤن مین
اب کریگا تعارف میرا کون " "
کس طرح دار الامان کو جاؤن مین
بھیجتے تھے آپ خط مجھکو مدام
پوچھتے تھے حال دل میرا تمام

وہ محبت وہ مروت وہ عطا
یاد رکھونگا مین تا روز جزا
اب کتابین کون بھیجے گا مجھے
کون اب دے گا مری ہمت بندھا
اب امام وقت کی خدمت مین کون
میری جانب سے کریگا التجا
خواب اپنی لکھکے بھیجونگا کسے
کون اب تعبیر لکھیگا بھلا -
کون دے گا داد میری نظم کی
کس سے لون جا کر صلہ اشعار کا
آپ مین اوصاف تھے بے انتہا
یاد کس کس کو کرے اکبر بھلا
کُل جماعت آج کل ہے سوگوار
رنج و غم ہر وقت کی ہے اب غذا
احمدی لوگون کو ہے رنج عظیم
چل بسے ہین مولوی عبد الکریم

ہوگئی چُپ بلبل خوش داستان
یک بیک کیا ہو گیا اے باغبان
اے امام وقت ہے وقت مدد
ہے بہت بیتاب اکبر شاہ خان
قلب کو حاصل نہین ہوتا سکون
ہے جگر ہر وقت پہلو مین تپان
کاٹے کھاتا ہے نجیب آباد اب
مجھکو بُلوا لیجے سوئے قادیان
مین بہت غمگین ہون اور زار و حزین
دل ہے بس مین اور نہ قابو مین زبان
جانے کیا کیا بک رہا ہون اسگھڑی
غور کیجے اے امام انس و جان
ایکدن کیجے دعا بہر خدا
واسطے میرے بھی اے معجز بیان
ہون بہت غمگین و حسرت خوردہ مین
رنج سے پژمردہ و افسردہ ہون
ہے دعا اب تجھ سے رب العالمین
دیجیو مرحوم کو خلد برین
ردّ باطل مین لگا رہتا تھا وہ
کام ہر دم اوسکا تھا امداد دین
مین کہون کیا تجھ کو خود معلوم ہے
کسقدر تھا اوس کا ایمان و یقین
اوسکی ہر لغزش کو تو کیجو معاف
تھا ترا بندہ نہایت پاک دین
دھمر کی طرح رہتا تھا دلیر
تھا لرزتا اوس سے شیطان لعین
اوس سے بیدین و لعین ڈرتے تھے سب
وہ کسی سے بھی دبا ہر گز نہین
جسکے خادم تھے بہت گردون شکوہ
آج وہ مدفون ہے زیر زمین
چھوڑتا اکبر ہون قیل و قال مین
کیا لکھون اب رنج و غم کا حال مین

از شیخ محمد یوسف عزیز ٹھیکہ دار کمسریٹ کمپ انبالہ بازار توپخانہ

دیگئے غم اپنا ہم کو مولوی عبد الکریم
چلبسے ملک عدم مین آپ تو بے خوف و بیم
اشک جاری دوستون کی آنکھ سے ہین دمبدم
یہ وہ غم ہے جسکے صدمہ سے ہے سبکا دل دونیم
عابد و عبد خدا وہ خاص تھے مقبول حق
جبتلک دنیا مین تھے وہ تھے براہ مستقیم
دار فانی سے گئے وہ جانب دار البقا
بے تکلف ہو گئے وہ باغ جنت مین مقیم
اون مین تھی دینی لیاقت علم مین یکتا تھے وہ
باہمہ اوصاف تھے موصوف وہ در یتیم
مولویصاحب دکھائین خواب مین گر ہم کو شکل
بلکے دل ہی دو ہو جاوے الف دیر لام میم
فضل رحمان کے جو دروازہ تھے وہ کھل گئے
جسم اطہر سے ہوئی جب مفارقت روح سلیم
شان شیدائے نبی دیکھو تم اے عاشقو
جب مرے وہ آسمان پر چھا گیا بادل جسیم
اُمڈی آتی ہے ہمارے دل سے ساون کی گھٹا
چلتی ہے جسطرح وقت سحر باد نسیم
جبکہ نعش مولویصاحب رکھی میدان مین
روتے تھے آٹھ آٹھ آنسو جتنے تھے اونکے ندیم
اوسگھڑی کا حال کیا ہو میرے خامہ سے رقم
چوم کر پیشانی اون کی بولے اُمت کے حکیم
لو تمہین سونپا خدا کو حشر مین ملنا ضرور
بھول جانا دوستون کو تم نہ اے عبد الکریم
مرضی خالق مین چارہ کب کسیکا چل سکے
پر جدائی مین تمہاری ہو گئے ہم شکل جیم
مومنون نے جب پڑھی اون کے جنازہ کی نماز
پھوٹ کر روتے تھے غم سے سب محبان صمیم
آسمان روتا تھا اور نالان فرشتے بھی ہوئے
خوش تھا رضوان خرم و شادان تھین حوران نعیم
ایک نیک آتا ہے جنت کو کرو آراستہ
کون ہے وہ نیک یعنے مولوی عبد الکریم
دوست کرتے تھے دعائے مغفرت آنسو روان
جوش مین آتا ہے جیسے ابر باران رحیم
ہجر مین یوسف کے روئے جیسے یعقوب حزین
روتے ہین یون اون کے غم مین جو کہ ہین اونکے ندیم
والدہ کو مولویصاحب کی یارب صبر دے
اوس ضعیفہ سے نہ اوٹھیگا یہ اندوہ عظیم
کسطرح سمجھین نہ ہم اوس مرد میدان کو شہید
دشمنی سے گو کرے یاد آپ کو کوئی لئیم

صبر کر ہمکو عطا اور عاقبت محمود کر
یہہ دعا درگاہ مین تیری ہے اے رب رحیم
مولویصاحب کے حق مین یہ دعا کر لے عزیز
اونکو بخشے اپنی رحمت سے خداوند کریم

انسپکٹران ڈاکخانجات

پنجاب کے بعد اب سارٹرون کیطرف سے ایک میموریل پوسٹماسٹر جنرل پنجاب کیخدمت مین پیش ہوا ہے جس مین صاف طور پر جتا دیا گیا ہے کہ عملہ کی کمی اور کام کی زیادتی سے پبلک کا سخت نقصان ہو رہا ہے - اور ڈاک کا انتظام بہت کچھہ بگڑ رہا ہے اسکا جلد تدارک فرمایا جاوے - اس عرضداشت کی معقولیت مین یقیناً اعلےٰ حکام محکمہ کو بھی کچھہ شبہ نہین ہوگا جنکے پاس ایسے معمول سے بدرجہا زیادہ شکایتیں پہنچ رہی ہین اور بطور سابق زیادہ حصہ اب فضول نہین ثابت ہوتا اس مین شک نہین کہ انگریزی عملداری کے تمام محکمون مین سے اب بھی صرف یہی ایک محکمہ ہے جس کی پبلک از حد ممنون ہے اور وہ اوس کے حق مین سرتاپا رحمت ہے - کسی قسم کا گزند نہین رکھتا لیکن کچھہ عرصہ سے پیمانہ رحمت دن بدن چھوٹا ہوتا جا رہا ہے - شکایات بڑھ رہی ہے خاصکر کارخانہ دار تو بعض اوقات سخت تنگ آجاتے ہین عملہ کی قلت کے علاوہ خرابی کی بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ نگرانی بھی کما حقہ نہین ہوتی اور اگر شکایت ہو تو اسے بسا اوقات یون ہی ٹالنے کی کوشش کیجاتی ہے -

مولوی نور الدین صاحب تاجر کتب مصریہ کانپور کی شکایت کے جواب مین منشی ابو الکلام آزاد تحریر کرتے ہین وی پی انہون نے واپس نہین کیا تھا - ڈاکخانہ والون نے میری عدم موجودگی اور مسافرت کیوجہ سے واپس کر دیا تھا اور اسیوجہ سے دفتر وطن لاہور کا بھی ایک وی پی واپس چلا گیا ہے لیکن یہ جواب کافی نہین آزاد صاحب ڈاکخانہ سے باز پرس کرتے اور کارخانون کو محصول ادا کر دیتے کیونکہ جو پتہ انہون نے لکھا تھا پارسل اوسی پتہ پر بھیجے گئے تھے ان کا کیا قصور تھا کہ ان کی کتابین الگ خراب ہوئین اور محصول کی زیرباری جدا - ڈاکخانہ کے بعض عمال ہی بیشک اب بہت کچھہ لاپروائی سے کام کر رہے ہین لیکن ہماری پبلک بھی کارخانون کو کچھہ کم نقصان نہین پہونچا رہی ڈاکخانہ کی غفلت کا یہ عالم ہے کہ کلکتہ مین ایک وی پی کا روپیہ ۲۷ جولائی کو وصول ہوا مگر وہ ابتک یابندہ کو نہین ملا حالانکہ وہ کئی بار یاد دہانیان کر چکا ہے پیڈ و بیرنگ خطوط و پیکٹون کا تو خدا ہی حافظ ہے رجسٹرڈ پارسل تک بھی اس زمانہ مین چندان محفوظ نہین رہگئے ڈیلیوری کی یہ حالت ہے کہ خود پوسٹ ماسٹر اہورز کے نام

کلماتِ طیّبات حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام الرحمٰن

۲۶ ستمبر ۱۹۰۵ء قبل دوپہر

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اسیطرح پر اگر یہ لوگ اُمتی کے مفہوم پر نظر ڈالیں اور غور کریں تو غلطی نہ کہائیں۔ کیونکہ اُمتی کے معنے یہی ہیں کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضان وبرکات سے مستفیض ہو اور ترقی کرے لیکن جس کے لئے یہ کہتے ہیں وہ تو پہلے ہی پیغمبر ہے اسکو کونسا موقع ملا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے استفاضہ کرے۔

پھر نبی کے لفظ پر بھی بحث کرتے ہیں اور کہتے ہیں ..... کہ دعوائے نبوت ہے

مین کہتا ہون یہ تو نری لفظی نزاع ہے نبی تو خبر دینے والے کو کہتے ہین اب جس شخص کے ساتہہ اللہ تعالے کے مخاطبات اور مکالمات ہوتے ہون اس کا کیا نام رکہا جاویگا۔ اور یہہ نبوت تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہی طفیل اور اتباع کا نتیجہ ہے مین اسکو کفر اور لعنت سمجہتا ہون اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے استفاضہ کئے بغیر کوئی شخص نبوت کے چشمہ سے حصہ لیتا ہے اور مستقل نبوّت کا مدعی ہے یہہ نرے دہوکے ہین جوان لوگون کو لگے ہوئے ہین اور بعض باوجودیکہ اس امر کو بخوبی سمجہتے ہین لیکن جہلا اور عوام کو بہڑکانے کے لئے ایسی باتین کرتے ہین۔ تاکہ وہ میری کتابون سے بیزار ہوجائین اور انہین پڑہ کر فائدہ نہ اٹہا سکین۔

کاش یہ لوگ سمجہتے کہ انہون نے حضرت مسیح کے لئے جو خصوصیتین تجویز کی ہین ان کا نتیجہ کیا ہے؟ مثلاً وہ کہتے ہین کہ مسِ شیطان سے وہی پاک ہے اور روح القدس کے سایہ سے پیدا ہوا ہے اس مین اس کا کوئی شریک نہین جسم عنصری کے ساتہہ آسمان پر وہی گئے ہین اور کوئی دوسرا اس مین شریک نہین پہر وہی آسمان سے اُتریگا اور قیامت کے قریب آخری قاضی وہی ہون گے اور پہر یہہ بہی خصوصیت کہ دو ہزار برس ہونے کو آئے وہ اب تک آسمان پر بیٹہے ہین اور کہانے پینے اور دیگر حوائج انسانی کے محتاج نہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو بہوک سے پتہر پیٹ پر باندہ لیتے مگر انکو اس کی بہی ضرورت نہین۔ کوئی اثر زمانہ کا اُس پر نہین ہؤا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بیماری کا اثر ہو مسیح پر بالکل نہین۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر شیب اور پیرانہ سالی کے آثار ظاہر ہون مگر مسیح ان سے بہی محفوظ۔ اب سوچو اور بتاؤ کہ اسکا کیا نتیجہ نکلے گا؟ یقیناً یہی نتیجہ ہوگا کہ انہین ساری دنیا سے الگ اور نرالا مانا جاوے یا دوسرے الفاظ مین انکو خدا ہی کہا جاوے اس لئے کہ ایسی خصوصیتین یقیناً انہین خدا بناتی ہین اور عیسائی اسکو پیش کرتے ہین۔

غرض

اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح کو یہودیون کے ہاتہہ سے نجات دیکر اُن کے الزامون سے انکو بری کیا تہا تاکہ انکو زک دے اور پہر اسی سلسلہ محمدیہ کو قایم کرکے بتا دیا تہا کہ خدا تعالیٰ کا فضل جسطرف وہ چاہتا ہے آتا ہے خواہ اسرائیلیون مین ہو خواہ اسماعیلیون مین اب تو یہودیون کے ہاتہہ مین نرا حسد ہے لیکن اگر وہ دیکہین کہ ان کے کمالات کا سلسلہ بند نہین ہؤا تو پہر نری رسالت سے کیا حسد اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود معاذ اللہ برابر ہو جائیگا۔ کیونکہ آپ کے کمالات فیوض اور برکات کا سلسلہ بجائے آگے چلنے کے انہین پر ختم ہوگیا مجہے سخت تعجب آتا ہے کہ یہ لوگ میری مخالفت مین کچہہ ایسے اندہے ہو رہے ہین کہ وہ اس کے انجام اور نتائج سے بالکل بے خبر اور بے پروا ہو رہے ہین۔ کیا یہ سچ نہین ہے؟ کہ اگر آپکا سلسلہ آپ سے ہی شروع ہو کر آپ ہی پر ختم ہوگیا تو آپ ابتر ٹہیرین گے (معاذ اللہ) حالانکہ اللہ تعالےٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرماتا ہے اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَر یعنے تجہے تو ہم نے کثرت کے ساتہہ روحانی اولاد عطا کی ہے جو تجہے بے اولاد کہتا ہے وہی ابتر ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جسمانی فرزند تو کوئی تہا نہین اگر روحانی طور پر بہی آپ کی اولاد کوئی نہین تو ایسا شخص خود بتاؤ کیا کہلاوے گا؟ مین تو اسکو سب سے بڑہ کر بے ایمانی اور کفر سمجہتا ہون۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت اس قسم کا خیال بہی کیا جاوے۔ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَر کسی دوسرے نبی کو نہین کہا گیا یہہ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کا خاصہ ہے آپ کو اسقدر روحانی اولاد عطا کی گئی جسکا شمار بہی نہین ہو سکتا۔ اسلئے کہ قیامت تک یہ سلسلہ بدستور جاری ہے روحانی اولاد ہی کے ذریعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم زندہ نبی ہین کیونکہ آپ کے انوار و برکات کا سلسلہ برابر جاری ہے اور جیسے اولاد مین والدین کے نقوش ہوتے ہین اسیطرح روحانی اولاد مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات اور فیوض کے آثار اور نشانات موجود ہین اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ صوفیون نے اس حدیث کو علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل صحیح مانا ہے اور فی الحقیقت یہ صحیح ہے اور یہودیون پر اسی سے مار پڑتی ہے کیونکہ خدا تعالےٰ نے اس اُمت کو ایسا شرف عطا فرمایا کہ علماء اُمت کو انبیاء بنی اسرائیل کی مثل ٹہیرایا۔ علماء کے لفظ سے دہوکا نہین کہانا چاہئے عالم وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالےٰ سے ڈرتا ہے۔

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا

یعنے بیشک جو لوگ اللہ تعالےٰ سے ڈرتے ہین اسکے بندون مین سے وہی عالم ہین۔ انہین عبودیت تامہ اور خشیت اللہ اس حد تک پیدا ہوتی ہے کہ وہ خود اللہ تعالےٰ سے ایک علم اور معرفت سیکہتے ہین۔ اور اسی سے فیض پاتے ہین اور یہ مقام اور درجہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور آپ سے پوری محبت سے ملتا ہے یہانتک کہ انسان بالکل آپ کے رنگ مین رنگین ہو جاوے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے

اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ۔

یعنے اگر تم اللہ تعالےٰ سے محبّت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اس اتباع کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالےٰ تم سے محبّت کریگا۔ اور تمہارے گناہون کو بخشدے گا۔

پس اب اس آیت سے صاف ثابت ہے کہ جب تک انسان کامل تبع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نہین ہوتا وہ اللہ تعالےٰ سے فیوض وبرکات پا نہین سکتا اور وہ معرفت اور بصیرت جو اسکی گناہ آلود زندگی اور نفسانی جذبات کی آگ کو ٹہنڈا کر دے عطا نہین ہوتی + ایسے لوگ ہین جو علماء اُمتی کے مفہوم کے اندر داخل ہین۔

غرض

ایک طرف تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمایا کہ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَر اور دوسری طرف اس امت کو کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ کہا۔ تاکہ یہودیون پر زد ہو۔ مگر میرے مخالف عجیب بات کہتے ہین کہ یہ امت باوجود خیر الامۃ ہونے کے پہر شر الامۃ ہے۔ بنی اسرائیل مین تو عورتون تک کو شرف مکالمہ الٰہیہ دیا گیا مگر اس امت کے مرد بہی خواہ کیسے ہی متقی ہون اور خدا تعالےٰ کی رضاجوئی مین مرین اور مجاہدہ کرین مگر ان کو حصّہ نہین دیا جائیگا اور یہی جواب ان کے لئے خدا کی طرف سے ہے کہ بس تمہارے لئے مہر لگ چکی ہے!!!

اس سے بڑہ کر اللہ تعالےٰ کے حضور گستاخی اور اسپر سوء ظن اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین اور اسلام کی ہتک کیا ہوگی؟ دوسری قومون کو ملزم کرنے کے لئے یہی تو زبردست اور بے مثل ہتہیار ہمارے ہاتہہ مین ہے اور اسی کو تم ہاتہہ سے دیتے ہو۔

پہر ایک اور بات قابل غور ہے اللہ تعالےٰ نے دو سلسلے قایم کئے تہے پہلا سلسلہ سلسلہ موسوی تہا۔ دوسرا سلسلہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ یعنے محمّدی سلسلہ۔ اور اس دوسرے سلسلہ کو مثیل ٹہیرایا کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بہی مثیل موسیٰ کہا گیا تہا۔ توریت کی کتاب استثنا مین یہی لکہا گیا تہا کہ تیرے بہائیون مین سے تیری مانند ایک نبی اوٹہاؤن گا۔ اور قرآن شریف مین یہہ فرمایا اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاھِدًا عَلَیْکُمْ کَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا۔ یعنے بیشک ہمنے تمہاری طرف ایک رسول بہیجا جو تم پر شاہد ہے اسی طرح یہہ رسول بہیجا گیا ہے جس طرح فرعون کی طرف ایک رسول بہیجا گیا تہا (یعنے موسیٰ کی طرح)۔

اب غور کرو کہ اس مین کَمَا کا لفظ صاف طور پر ظاہر کرتا ہے کہ اس سلسلہ مین بہی کمالات وبرکات کی کمی نہوگی پہر سورۂ نور مین آیت استخلاف مین بہی یہی کَمَا کا لفظ آیا وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ اسی اُمّت کے ان مومنین اور اعمال صالحہ بجالانے والون سے خلافت کا وعدہ کیا گیا اسی طرح پر جس طرح بنی اسرائیل مین خلفاء کئے گئے تہے۔ یہان بہی وہی کَمَا کا لفظ موجود ہے ایک طرف تو اس سلسلہ کو سلسلہ موسوی کا مثیل ٹہیرایا دوسری جگہ سلسلہ موسوی کی طرح خلفاء بنانے کا وعدہ کیا۔ پہر کیا دونون سلسلون کا طبعی توافق ظاہر نہین کرتا کہ اس امت مین خلفاء اسی رنگ کے قائم ہون؟ ضرور کرتا ہے۔

اور اس مین تو کوئی کلام ہی نہین کہ سلسلہ موسوی مین تیرہوان خلیفہ مسیح تہا۔ پہر کیا وجہ ہے کہ سلسلہ محمدیہ مین تیرہوان خلیفہ مسیح نہ ہوتا؟ اس لئے ضرور تہا کہ آنیوالے کا نام مسیح رکہا جاتا۔ یہی سِر ہے جو خدا تعالےٰ نے اس

امت میں بھی ایک مسیح کا وعدہ کیا۔

بعض نادان اعتراض کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام تو مثیل موسیٰ رکھا ہے مگر آخر میں آنیوالے خلیفہ کا نام عیسٰے رکھا ہے مثیل عیسٰے نہیں رکھا اسلئے وہ آپ ہی آجائیگا۔ اس قسم کے اعتراض بظاہر دھوکہ دہ ہیں اور ممکن ہے کہ وہ آدمی جو اصل حالات سے واقف نہیں اس کو سُن کر گھبرا جاوے مگر حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام تو مثیل موسیٰ ہی ہونا چاہیے تھا اسلئے کہ توریت کی کتاب استثنا میں مثیل موسیٰ ہی کہا گیا تھا پس اگر آپ موسیٰ ہونے کا دعوےٰ کرتے تو کتاب والے کہتے کہ ہمیں تو مثیل موسیٰ کا وعدہ دیا گیا ہے نہ کہ موسیٰ کا۔ اسلئے انکو توجہ دلانے کے واسطے وہی لفظ رکھا جو وہاں موجود تھا مگر یہاں اسکے خلاف بات تھی۔ پہلی کتابوں میں اور انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسٰے آئیگا مگر جب یہ ثابت ہو چکا کہ وہ وفات پا چکے ہیں اور آچکے ہیں تو کوئی خیال بھی نہیں کریگا کہ وہ زندہ ہو کر آجائیں گے۔

رہا وفات کا مسئلہ وہ ایسا صاف ہے کہ اس پر زیادہ کہنے کی حاجت ہی نہیں خدا تعالےٰ نے اپنے قول سے یاعیسیٰ انی متوفیک اور حضرت مسیح نے اپنے اقرار سے فلما توفیتنی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی رویت سے جبکہ معراج کی رات حضرت عیسٰے کو حضرت یحیٰ علیہما السلام کے ساتھ اکٹھا دیکھا ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ وفات پا چکے ہیں ورنہ اگر وہ زندہ ہیں تو مردہ کے پاس رہنے کا کیا تعلق؟ اور اس کے علاوہ صحابہ کرام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات پر پہلا اجماع یہی کیا کہ مسیح فوت ہو گیا۔ جیسا کہ بارہا مَیں نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی وفات پر تلوار نکال لی اور کہا کہ اگر کوئی آپ کو مُردہ کہے گا تو اس کا سر اُڑا دوں گا اسپر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا۔ ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔

یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی ایک رسول ہیں اور آپ سے پیشتر سب رسول وفات پا چکے ہیں۔ اب بتاؤ اس میں مسیح یا کسی اور کی کیا خصوصیت ہے؟ کیا حضرت ابوبکر نے کسی کو باہر رکھ لیا تھا۔ اور صحابہ کب گوارا کر سکتے تھے کہ وہ کسی اور کو تو زندہ تسلیم کریں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ تجویز کریں کہ آپ نے وفات پائی ہے غرض صحابہ کا اجماع بھی موت پر مُہر کرتا ہے اور پھر عقل سلیم تو دور سے اسکو دھکے دیتی ہے۔ عام طور پر ہم آنکھوں سے دیکھتے ہیں اگر عقل کے سامنے یہ پیش کریں کہ کانوں سے دیکھتے ہیں تو وہ کب اسکو مان لے گی؟ اسی طرح جب آدم سے لیکر اب تک آسمان پر زندہ اسی جسم کے ساتھ جانے کی کوئی نظیر نہیں ملتی تو ہم کیونکر مان لیں کہ مسیح زندہ اور اسی جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلا گیا۔ نظیر اگر کوئی ملتی ہے تو وہ ایلیا کی آمد کی نظیر ہے جسکا وعدہ ملاکی نبی کی کتاب میں کیا گیا تھا اور اسکے آنے کا فیصلہ خود حضرت مسیح نے کیا کہ آنے والا ایلیا یہی یوحنا ہے۔ چاہو تو قبول کرو۔ اب اس نظیر سے معلوم ہوتا ہے کہ دوبارہ آمد کے یہی معنی ہوتے ہیں اور ایسے کلمات بطور استعارہ کے استعمال کئے جاتے ہیں اسکے بعد بھی اگر فیصلہ موت میں شک ہو تو پہلے ان دلائل کو توڑو۔ اور پھر آنے والے کا جو فیصلہ حضرت عیسٰے کی اپنی عدالت سے ہوا اسکے خلاف کوئی فیصلہ پیش کرو۔ انہوں نے تو ثابت کیا کہ آنے والا بروزی رنگ میں آیا کرتا ہے تم کہتے ہو کہ وہ حقیقی مردے زندہ کر دیا کرتے تھے پس اگر یہ سچ ہے تو کیوں انہوں نے ایلیا کو زندہ نہ کر لیا۔ تا کہ ان کی نبوت مشتبہ نہ ہوتی اور یہودیوں کی قوم تباہ نہ ہوتی۔ انہوں نے ملاکی نبی کی پیشگوئی ہی کا تو سوال کیا تھا۔ ان کے راہ میں روک اور ٹھوکر یہی امر ہوا نہ کوئی اور اس تاویل پر جو حضرت مسیح نے کی تھی وہ راضی نہ ہوئے اور انکار کر کے لعنتی ٹھیرے۔

بعض اوقات جب اس دلیل کا نقض ہمارے مخالف نہیں کر سکتے تو پھر کہدیتے ہیں کہ یہ کتابیں محرّف مبدّل ہیں میں کہتا ہوں کہ محرّف مبدّل ہی سہی لیکن تواتر قومی کو کیا کرو گے۔ یہودی اب تک موجود ہیں۔ ان سے پوچھ لو کہ کیا وہ اس امر کے منتظر نہیں ہیں کہ مسیح سے پہلے ایلیا ضرور آئے گا۔ اور عیسائی بھی اس کے قائل۔ اگر وہ قائل نہ ہوتے تو ایلیا کا بروز یوحنا کو کیوں تسلیم کرتے؟

پس یہودی اور عیسائی باوجودیکہ وہ ایک دوسرے کے دشمن ہیں مگر اس امر پر بالکل متفق ہیں۔ ایسی صورت میں یہ امر بالکل صاف ہو جاتا ہے کہ یہ امور ہمارے زبردست موید ہیں جیسے یحیٰ کا نام الیاس رکھا اسی طرح اللہ تعالےٰ نے میرا نام عیسیٰ رکھا۔

لیکن اگر کوئی کہے کہ اس نام میں حکمت کیا تھی؟ اس کے جواب میں یاد رہے کہ یہودی شرارت کی وجہ سے منحرف ہوئے تھے کہ ایلیا نہیں آیا۔ چنانچہ ایک فاضل یہودی کی کتاب میرے پاس موجود ہے اُسنے اس امر پر بڑا زور دیا ہے۔ بلکہ یہانتک لکھا ہے کہ اگر قیامت کو ہم سے سوال ہوگا تو ہم ملاکی نبی کا صحیفہ پیش کر دیں گے کہ اس میں کہاں لکھا ہے کہ مثیل آئیگا؟ ۔ پس یہودیوں کے لعنتی اور منحرف ہونے کے لئے یہ ابتلا کیا کم تھا۔ اس اُمت کے لئے سلسلہ موسوی کی مماثلت کے لحاظ سے ضروری تھا کہ ایک مسیح آتے اور علاوہ بریں چونکہ اس امت کے لئے یہ کہا گیا تھا کہ آخری زمانہ میں وہ یہود کے ہمرنگ ہو جائے گی۔ چنانچہ بالاتفاق غیر المغضوب میں مغضوب سے مراد یہودی لی گئی ہے۔ پھر یہ یہودی تو اسیوقت ہوتے جب انکے سامنے بھی ایک عیسٰے پیش ہوتا اور اسیطرح پر یہ بھی انکار کر دیتے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آنے والا عیسیٰ آگیا اور انہوں نے انکار کر دیا۔ اس میں میرا کیا قصور ہے یہ تو زیادہ ملزم ہیں اس لئے کہ ان کے سامنے ایلیا والی نظیر موجود تھی۔ مگر افسوس یہ ہے کہ انہوں نے غور ہی نہیں کیا اور نہیں کرتے۔ اللہ تعالےٰ انپر رحم کرے۔ آمین۔

---

۲۷ ستمبر ۱۹۰۵ء

فرمایا۔

اللہ تعالےٰ بہت رحیم و کریم ہے وہ ہر طرح انسان کی پرورش فرماتا اور اسپر رحم کرتا ہے۔ اور اسی رحم کی وجہ سے وہ اپنے ماموروں اور رسولوں کو بھیجتا ہے تا وہ اہل دنیا کو گناہ آلود زندگی سے نجات دیں مگر تکبر بہت خطرناک بیماری ہے جس انسان میں یہ پیدا ہو جاوے اسکے لئے روحانی موت ہے میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ بیماری قتل سے بھی بڑھ کر ہے۔ تکبر شیطان کا بھائی ہو جاتا ہے۔ اسلئے کہ تکبر ہی نے شیطان کو ذلیل و خوار کیا۔ اسلئے مومن کی یہ شرط ہے کہ اس میں تکبر نہ ہو بلکہ انکسار۔ عاجزی فروتنی اس میں پائی جائے اور یہ خدا کے ماموروں کا خاصہ ہوتا ہے انمیں حد درجہ کی فروتنی اور انکسار ہوتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں یہ وصف تھا۔ آپ کے ایک خادم سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ آپ کا کیا معاملہ ہے اس نے کہا کہ سچ تو یہ ہے کہ مجھ سے زیادہ وہ میری خدمت کرتے ہیں۔ (اللّٰھم صل علے محمد و علے آل محمد و بارک و سلم) یہ ہے نمونہ اعلےٰ اخلاق اور فروتنی کا۔ اور یہ بات بھی سچ ہے کہ زیادہ تر عزیزوں میں خدام ہوتے ہیں جو ہر وقت گرد و پیش حاضر رہتے ہیں۔ اسلئے اگر کسی کے انکسار و فروتنی اور تحمل و برداشت کا نمونہ دیکھنا ہو تو ان سے معلوم ہو سکتا ہے۔ بعض مرد یا عورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ خدمتگار سے ذرا کوئی کام بگڑا مثلاً چلئے میں نقص ہوا تو جھٹ گالیاں دینی شروع کر دیں یا تازیانہ لیکر مارنا شروع کر دیا۔ اور ذرا شوربے میں نمک زیادہ ہو گیا بس بیچارے خدمتگاروں پر آفت آئی۔

دوسرے غربا کے ساتھ معاملہ تب پڑتا ہے کہ وہ فاقہ مست ہوتے ہیں اور خشک روٹی پر گذارہ کر لیتے ہیں۔ مگر یہ باوجود علم ہونے کے بھی ان کی پروا نہیں کرتے وہ انکو امتحان میں ڈالتے ہیں جب بصورت سائل آتے ہیں۔ خدا تعالےٰ تو ذرہ ذرہ کا خالق ہے کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا یہ غریبوں کے ساتھ ہی معاملہ کر کے سمجھا جاتا ہے کہ کسی قدر نا خدا ترسی یا خدا ترسی سے حصہ لیتا ہے یا لیگا۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ قیامت میں اللہ تعالےٰ بعض بندوں سے فرمائے گا کہ تم بڑے برگزیدہ ہو اور میں تم سے بہت خوش ہوں کیونکہ میں بہت بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا میں ننگا تھا تم نے کپڑا دیا میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا۔ میں بیمار تھا تم نے میری عیادت کی۔ وہ کہیں گے کہ یا اللہ تو تو ان باتوں سے پاک ہے تو کب ایسا تھا جو ہم نے تیرے ساتھ ایسا کیا تب وہ فرمائیگا کہ میرے فلاں فلاں بندے ایسے تھے تم نے انکی خبر گیری کی وہ ایسا معاملہ تھا کہ گویا تم نے میرے ساتھ ہی کیا۔ پھر ایک اور گروہ پیش ہوگا ان سے کہیگا کہ تم نے میرے ساتھ بُرا معاملہ کیا میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ دیا۔ پیاسا تھا پانی نہ دیا۔ ننگا تھا مجھے کپڑا نہ دیا میں بیمار تھا میری عیادت نہ کی تب وہ کہیں گے کہ یا اللہ تعالیٰ تو تو ایسی باتوں سے پاک ہے تو کب ایسا تھا جو ہم نے ایسا کیا اسپر فرمائیگا کہ میرا فلاں فلاں بندہ اس حالت میں تھا اور تم نے ان کے ساتھ کوئی ہمدردی اور سلوک نہ کیا وہ گویا

میرے ہی ساتھ کرتا تھا۔

غرض

نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے مگر مین دیکھتا ہون کہ اس پہلو مین بڑی کمزوری ظاہر کی جاتی ہے۔ دوسرون کو حقیر سمجھا جاتا ہے ان پر ٹھٹھے کئے جاتے ہین ان کی خبر گیری کرنا اور کسی مصیبت اور مشکل مین مدد دینا تو بڑی بات ہے۔ جو لوگ غربا کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش نہین آتے بلکہ ان کو حقیر سمجھتے ہین مجھے ڈر ہے کہ وہ خود اس مصیبت مین مبتلا نہ ہو جاوین۔ اللہ تعالیٰ نے جن پر فضل کیا ہے اُسکی شکر گذاری یہی ہے کہ اُس کی مخلوق کے ساتھ احسان اور سلوک کرین اور اس خداداد فضل پر تکبر نکرین اور وحشیون کی طرح غربا کو کچل نہ ڈالین۔

خوب یاد رکہو کہ امیری کیا ہے؟ امیری ایک زہر کہانا ہے اسکے اثر سے وہی بچ سکتا ہے جو شفقت علیٰ خلق اللہ کے تریاق کو استعمال کرے اور تکبر نہ کرے لیکن اگر وہ اسکی شیخی اور گھمنڈ مین آتا ہے تو نتیجہ ہلاکت ہے + ایک پیاسا ہو اور پاس کنوان بہی ہو۔ لیکن کمزور ہو اور غریب ہو اور پاس ایک متمول انسان ہو تو وہ محض اس خیال سے کہ اسکو پانی پلانے سے میری عزت جاتی رہیگی۔ اس نیکی سے محروم رہ جائیگا۔ اس نخوت کا نتیجہ کیا ہوا؟ یہی کہ نیکی سے محروم رہا اور خدا تعالیٰ کے غضب کے نیچے آیا + پہر اس سے کیا فائدہ پہونچا۔ یہہ زہر ہوا یا کیا؟ وہ نادان ہے سمجھتا نہین کہ اس نے زہر کہائی ہے۔ لیکن تہوڑے دنون کے بعد معلوم ہو جائیگا کہ اس نے اپنا اثر کر لیا ہے اور وہ ہلاک کر دیگی۔

یہہ بالکل سچی بات ہے کہ بہت سی سعادت غرباء کے ہاتھ مین ہے اسلئے انہین امیرون کی امیری اور تمول پر رشک نہین کرنا چاہیئے اسلئے کہ انہین وہ دولت ملی ہے جو ان کے پاس نہین۔ ایک غریب آدمی بے جا ظلم تکبر۔ خود پسندی۔ دوسرون کو ایذا پہونچانے۔ اتلاف حقوق وغیرہ بہت سی برائیون سے مفت مین بچ جائیگا۔ کیونکہ وہ جہوٹی شیخی اور خود پسندی جو ان باتون پر اسے مجبور کرتی ہے اس مین نہین ہے + یہی وجہ ہے کہ جب کوئی مامور اور مرسل آتا ہے تو سب سے پہلے اسکی جماعت مین غرباء داخل ہوتے ہین اسلئے کہ انہین تکبر نہین ہوتا۔ دولت مندون کو یہی خیال اور فکر رہتا ہے کہ اگر ہم اسکے خادم ہو گئے تو لوگ کہین گے کہ اتنا بڑا آدمی ہو کر فلان شخص کا مرید ہو گیا ہے اور اگر ہو بہی جاوین تب بہی وہ بہت سی سعادتون سے محروم رہ جاتا ہے الاماشاء اللہ۔ کیونکہ غریب تو اپنے مرشد اور آقا کی کسی خدمت سے عار نہین کریگا۔ مگر یہ عار کریگا۔

ہان اگر خدا تعالیٰ اپنا فضل کرے اور دولتمند آدمی اپنے مال و دولت پر ناز نکرے اور اسکو بندگان خدا کی خدمت مین صرف کرنے اور ان کی ہمدردی مین لگانے کے لئے موقع پائے۔ اور اپنا فرض سمجہے تو پہر وہ ایک خیر کثیر کا وارث ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ سب مشکل اور نازک مرحلہ **حقوق العباد** ہی کا ہے کیونکہ ہر وقت اسکا معاملہ پڑتا ہے اور ہر آن یہہ ابتلا سامنے رہتا ہے۔ پس اس مرحلہ پر بہت ہی ہوشیاری سے قدم اٹھانا چاہیئے۔

میرا تو یہ مذہب ہے کہ **دشمن** کے ساتھ بہی حد سے زیادہ سختی نہ ہو۔ بعض لوگ چاہتے ہین کہ جہانتک ہو سکے اسکی تخریب اور بربادی کے لئے سعی کی جاوے۔ پہر وہ اس فکر مین پڑکر جائز اور ناجائز امور کی بہی پروا نہین کرتے۔ اسکو بدنام کرنے کے واسطے جہوٹی تہمت اسپر لگاتے افترا کرتے اور اسکی غیبت کرتے اور دوسرون کو اس کے برخلاف اکساتے ہین۔ اب بتاؤ کہ معمولی دشمنی سے کسقدر برائیون اور بدیون کا وارث بنا اور پہر یہ بدیان جب اپنے بچے دین گی تو کہانتک نوبت پہونچے گی + مین سچ کہتا ہون کہ تم کسی کو اپنا **ذاتی دشمن** نہ سمجہو اور اس کینہ توزی کی عادت کو بالکل ترک کر دو۔ اگر خدا تمہارے ساتھ ہے اور تم خدا کے ہو جاؤ تو وہ دشمنون کو بہی تمہارے خادمون مین داخل کر سکتا ہے لیکن اگر تم خدا ہی سے قطع تعلق کئے بیٹہے ہو اور اس کے ساتھ ہی کوئی رشتہ دوستی کا باقی نہین ہے اور خلاف مرضی تمہارا چال چلن ہے پہر خدا سے بڑہکر تمہارا **دشمن** کون ہو گا۔ مخلوق کی دشمنی سے انسان بچ سکتا ہے لیکن جب **خدا دشمن** ہو تو پہر اگر ساری مخلوق دوست ہو تو کچہہ نہین ہو سکتا۔ اسلئے تمہارا طریق انبیاء علیہم السلام کا سا **طریق** ہو۔ خدا تعالیٰ کا منشا یہی ہے کہ **ذاتی اعدا** کوئی نہ ہون۔ خوب یاد رکہو کہ انسان کو شرف اور سعادت تب ملتی ہے جب وہ ذاتی طور پر کسی کا دشمن نہ ہو۔ ہان اللہ اور اسکے رسول کی عزت کے لئے الگ امر ہے۔ یعنے جو شخص خدا اور اسکے رسول کی عزت نہین کرتا بلکہ انکا دشمن ہے اسے تم اپنا دشمن سمجہو۔ لیکن اس دشمنی سمجہنے کے یہ معنے نہین ہین کہ تم اسپر افترا کرو۔ اور بلا وجہ اسکو دکہہ دینے کے منصوبے کرو۔ نہین بلکہ اس سے الگ ہو جاؤ۔ اور خدا تعالیٰ کے سپرد کرو۔ ممکن ہو تو اسکی اصلاح کے لئے دعا کرو۔ اپنی طرف سے کوئی نئی بہاجی اسکے ساتھ شروع نکرو۔ یہ امور ہین جو تزکیہ نفس سے متعلق ہین۔ کہتے ہین حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک دشمن سے لڑتے تہے اور محض خدا کے لئے لڑتے تہے۔ آخر حضرت علی رضہ نے اسکو اپنے نیچے گرالیا اور اس کے سینہ پر چڑہ بیٹہے۔ اسنے جہٹ حضرت علی کے منہ پر تہوک دیا۔ آپ فوراً اُسکی چہاتی پر سے اُتر آئے اور اسے چہوڑ دیا۔ اسلئے کہ اب تک تو مین محض خدا کے لئے تیرے ساتھ لڑتا تہا لیکن اب جبکہ تو نے میرے مُنہ پر تہوک دیا ہے تو میرے اپنے نفس کا بہی کچہہ حصہ اس مین شریک ہو جاتا ہے۔ پس مین نہین چاہتا کہ اپنے نفس کے لئے تمہین قتل کرون۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے نفس کے دشمن کو دشمن نہین سمجہا۔ ایسی فطرت اور عادت اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے۔ اگر نفسانی لالچ اور اغراض کے لئے کسی کو دُکہہ دیتے اور عداوت کے سلسلون کو وسیع کرتے ہین تو اس سے بڑہ کر خدا کو ناراض کرنے والی کیا بات ہوگی۔

ایک شخص نے ایک جائداد کے متعلق جو فروخت ہونے والی ہے۔ کہا کہ آپ اسکو خرید لین ایسا نہ ہو کہ فلان سکہہ یا کوئی اور خرید لے۔ فرمایا۔ ہمین ان باتون سے کیا غرض ہم جائدادین اور زمینین خریدنے کے واسطے نہین آئے۔ ہمکو کیا سکہہ خریدے یا کوئی اور خریدے۔ ہمیشہ اس شعر کو یاد رکہا جاوے۔ ؎

خواجہ در بند نقش ایوان است
خانہ از پائے بست ویران است

ہم سے **دو شغل** نہین ہو سکتے۔ یہی خدمت جو خدا نے ہمارے سپرد کی ہے پورے طور پر ادا ہو جائے تو کافی ہے اسکے سوا ہمین اور کسی کام کے لئے نہ فرصت ہے نہ ضرورت۔

ایک شخص نے کہا کہ تجارت کے متعلق خواہ نخواہ سود دینا پڑتا ہے فرمایا ہم جائز نہین رکہتے مومن ایسی مشکلات مین پڑتا ہی نہین اللہ تعالیٰ خود اسکا تکفل کرتا ہے۔ عذرات سے شریعت باطل ہو جاتی ہے کون امر ہے جسکے لئے کوئی عذر آدمی نہین تراش سکتا ہے خدا سے ڈرنا چاہیئے۔

کسی نے پوچہا کہ بعض آدمی غلہ کی تجارت کرتے ہین اور خرید کر اسے رکہہ چہوڑتے ہین جب مہنگا ہو جاوے تو اسے بیچتے ہین کیا ایسی تجارت جائز ہے؟ فرمایا اسکو مکروہ سمجہا گیا ہے مین اسکو پسند نہین کرتا + میرے نزدیک شریعت اور ہے اور طریقت اور ہے **ایک آن کی بد نیتی بہی جائز نہین** اور یہہ ایک قسم کی بدنیتی ہے۔ ہماری غرض یہ ہے کہ بدنیتی دور ہو۔

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی بابت لکہا ہے کہ آپ ایک مرتبہ بہت ہی تہوڑی سی نجاست جو ان کے کپڑے پر تہی دہو رہے تہے کسی نے کہا کہ آپنے اسقدر کے لئے تو فتویٰ نہین دیا۔ اسپر آپنے کیا لطیف جواب دیا۔ کہ

آن فتویٰ است واین تقویٰ

پس انسان کو دقایق تقوے کی رعایت رکہنی چاہیئے سلامتی اسی مین ہے اگر چہوٹی چہوٹی باتون کی پروا نکرے تو پہر ایک دن وہی چہوٹی چہوٹی باتین کبائر کا مرتکب بنا دین گی۔ اور طبیعت مین کسل اور لاپروائی پیدا ہو کر ہلاک ہو جائیگا۔ تم اپنے زیر نظر تقوٰے کے اعلےٰ مدارج کو حاصل کرنا رکہو اور اس کے لئے دقایق تقوٰے کی رعایت ضروری ہے۔

اسیطرح کہتے ہین ذوالنون مصری سے کسی نے پوچہا کہ چالیس مُہر کی کیا زکوٰۃ دینی چاہیئے۔ ذوالنون نے کہا کہ چالیس مُہر کی زکوٰۃ چالیس مُہر۔ سائل اس جواب پر حیران ہوا اور پوچہا کہ یہ کیون اسپر ذوالنون نے کہا کہ چالیس اس نے رکہی ہی کیون۔ گویا کیون خدا کی راہ مین خرچ نکردین۔ جمع ہی کیون کیا؟ شریعت سے ایسا ہی پایا جاتا ہے۔

کہتے ہین کہ کوئی محدث وعظ کرتا تہا۔ ایک صوفی نے بہی سُنا اور اُسکو کہا کہ محدث صاحب زکوٰۃ بہی دیا کرو۔ اسنے کہا میرے پاس تو مال ہی نہین زکوٰۃ کس چیز کی دون۔ صوفی بولا چالیس حدیثین لوگون کو سُنایا کرو تو ایک پر آپ بہی عمل کر لیا کرو۔

فرمایا۔ اسلام مین انسان کے تین **طبقے** رکہے ہین۔ **ظالم لنفسہ۔ مقتصد۔ سابق بالخیرات۔**

ظالم لنفسہ تو وہ ہوتے ہین جو نفس امارہ کے پنجے مین گرفتار ہون اور ابتدائی درجے پر ہوتے ہین۔ جہانتک ان سے ممکن ہوتا ہے وہ سعی کرتے ہین کہ اس حالت سے نجات پائین۔

مقتصد وہ ہوتے ہین جنکو میانہ رو کہتے ہین

ایک درجہ تک وہ نفس امارہ سے نجات پا جاتے ہیں لیکن پھر بھی کبھی کبھی اسکا حملہ ان پر ہوتا ہے۔ اور وہ اس حملہ کے ساتھ ہی نادم بھی ہوتے ہیں پورے طور پر ابھی نجات نہیں پائی ہوتی۔

مگر سابق بالخیرات وہ ہوتے ہیں کہ ان سے نیکیاں ہی سرزد ہوتی ہیں اور وہ سب سے بڑھ جاتے ہیں انکے حرکات و سکنات طبعی طور پر اس قسم کے ہو جاتے ہیں کہ ان سے اعمال حسنہ ہی کا صدور ہوتا ہے گویا ان کے نفس امارہ پر بالکل موت آ جاتی ہے اور وہ مطمئنہ حالت میں ہوتے ہیں۔ انسے اسطرح پر نیکیاں عمل میں آتی ہیں گویا وہ ایک معمولی امر ہے اس لئے ان کی نظر میں بعض اوقات وہ امر بھی گناہ ہوتا ہے جو اس حد تک دوسرے اسکو نیکی ہی سمجھتے ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ ان کی معرفت اور بصیرت بہت بڑھی ہوئی ہوتی ہے یہی وجہ ہے جو صوفی کہتے ہیں

حسنات الابرار سیئات المقربین۔

مثلاً چندہ کی حالت پر ہی لحاظ کرو۔ ایک آدمی غریب اور ۲ ؍ روز کا مزدور ہے اور ایک دوسرا آدمی دو لاکھ روپیہ کی حیثیت رکھتا ہے اور ہزاروں کی روزانہ آمدنی ہے وہ ۲ ؍ کا مزدور بھی اس میں ۲ پیسہ دیتا ہے اور وہ لاکھ پتی ہزاروں کی آمدنی والا دو روپیہ دیتا ہے۔ تو اگرچہ اسنے اس مزدور سے زیادہ دیا ہے مگر اصل یہ ہے کہ اس مزدور کو تو ثواب ملیگا مگر اس دولتمند لاکھ پتی کو ثواب نہیں بلکہ عذاب ہوگا۔ کیونکہ اس نے اپنی حیثیت اور طاقت کے موافق قدم نہیں بڑھایا۔ بلکہ گونہ بخل کیا ہے۔

غرض یہ ہے کہ جس قسم کا انسان ہو اسے اپنی طاقت اور قدرت کے موافق قدم بڑھانا چاہیئے۔ ہر شخص اپنی معرفت کے لحاظ سے پوچھا جائیگا۔ جسقدر کسی کی معرفت بڑھی ہوئی ہوگی اوسیقدر وہ زیادہ جوابدہ ہوگا۔ اسی لئے ذوالنون نے ذکوٰۃ کا وہ نکتہ سنایا۔ یہ خلاف شریعت نہیں ہے۔ اسکی شریعت کا یہی تقضا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ مال رکھنے کے لئے نہیں ہے بلکہ اسے خدمت دین اور ہمدردی نوع انسان میں صرف کرنا چاہیئے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاں آخری وقت ایک مہر تھی آپ نے اسے نکلوا دیا۔ اصل یہی ہے۔ کہ ہر امر کے مراتب ہوتے ہیں۔ بعض آدمی مشبہ کریں گے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غنی کہلاتے تھے انہوں نے کیوں مال جمع کیا؟ یہ ایک بیہودہ شبہ ہے اسلئے کہ وہ مہاجن نہ تھے خدا بہتر جانتا ہے کہ اس غنی کے کیا معنے ہیں؟ میں اتنا جانتا ہوں کہ جو مال خدمت دین کے لئے وقف ہو وہ اسکا نہیں ہے۔

اس نیت اور غرض سے جو شخص رکھتا ہے وہ اپنے لئے جمع نہیں کرتا۔ وہ خدا کا مال ہے۔ لیکن جو اپنے اغراض نفسانی اور دنیادی کو ملحوظ رکھ کر جمع کرتا جاتا ہے وہ مال داغ لگانے کے لئے ہے جس سے آخر اسکو داغ دیا جائیگا

بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ اولاد کے لئے کچھ مال چھوڑنا چاہیئے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ مال چھوڑنیکا تو ان کو خیال آتا ہے مگر یہ خیال انکو نہیں آتا کہ اسکا فکر کریں کہ **اولاد صالح ہو طالح نہ ہو** مگر یہ وہم بھی نہیں آتا اور نہ اس کی پرواکی جاتی ہے۔

بعض اوقات ایسے لوگ اولاد کے لئے مال جمع کرتے ہیں اور اولاد کی صلاحیت کی فکر اور پروا نہیں کرتے وہ اپنی زندگی ہی میں اولاد کے ہاتھ سے نالاں ہوتے ہیں اور اس کی بد اطواریوں سے مشکلات میں پڑ جاتے ہیں۔ اور وہ مال جو انہوں نے خدا جانے کن کن حیلوں اور طریقوں سے جمع کیا تھا آخر بدکاری اور شراب خوری میں صرف ہوتا ہے اور وہ اولاد ایسے ماں باپ کے لئے شرارت اور بدمعاشی کی وارث ہوتی ہے۔

اولاد کا ابتلا بھی بہت بڑا ابتلا ہے اگر اولاد صالح ہو تو پھر کس بات کی پروا ہو سکتی ہے۔ خدا تعالےٰ خود فرماتا ہے وھو یتولی الصالحین یعنے اللہ تعالےٰ آپ صالحین کا متولی اور متکفل ہوتا ہے۔ اگر بدبخت ہے تو خواہ لاکھوں روپیہ اس کے لئے چھوڑ جاؤ وہ بدکاریوں میں تباہ کرکے پھر قلاش ہو جائیگی۔ اور ان مصائب اور مشکلات میں پڑے گی جو اس کے لئے لازمی ہیں۔ جو شخص اپنی رائے کو خدا تعالیٰ کی رائے اور منشاء سے متفق کرتا ہے وہ اولاد کی طرف سے مطمئن ہو جاتا ہے۔ اور وہ اسیطرح پر ہے کہ اسکی صلاحیت کے لئے کوشش کرے اور دعائیں کرے۔ اس صورت میں خود اللہ تعالےٰ اسکا تکفل کریگا۔ اور اگر بدچلن ہے تو جائے جہنم میں اسکی پروا تک نہ کرے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کا ایک قول ہے کہ میں بچہ تھا جوان ہوا اب بوڑھا ہو گیا۔ میںنے متقی کو کبھی ایسی حالت میں نہیں دیکھا کہ اسے رزق کی مار ہو اور نہ اسکی اولاد کو ٹکڑے مانگتے دیکھا۔ اللہ تعالےٰ تو کئی پشت تک رعایت رکھتا ہے پس خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ۔ اور اسکو متقی اور دیندار بنانے کے لئے سعی اور دعا کرو۔ جسقدر کوشش تم ان کے لئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو اسیقدر کوشش اس امر میں کرو۔

خوب یاد رکھو کہ جب تک خدا تعالےٰ سے رشتہ نہو اور سچا تعلق اسکے ساتھ نہو جاوے کوئی چیز نفع نہیں دے سکتی۔ یہودیوں کو دیکھو کہ کیا وہ پیغمبروں کی اولاد نہیں یہی وہ قوم ہے جو اسپر ناز کیا کرتی تھی اور کہا کرتی تھی۔

نحن ابناء اللہ و احباءہ ہم اللہ کے فرزند اور اسکے محبوب ہیں۔ مگر جب انہوں نے خدا تعالےٰ سے رشتہ توڑ دیا۔ اور دنیا ہی دنیا کو مقدم کر لیا کیا نتیجہ ہوا۔ خدا تعالےٰ نے اسے سور اور بندر کہا اور اب جو حالت انکی مال و دولت ہوتے ہوئے بھی ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ پس وہ کام کرو جو اولاد کے لئے بہترین نمونہ اور سبق ہو۔ اور اسکے لئے ضروری ہے کہ سب سے اوّل خود اپنی اصلاح کرو۔ اگر تم اعلےٰ درجہ کے متقی اور پرہیزگار بن جاؤ گے اور خدا تعالےٰ کو راضی کر لوگے تو یقین کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ تمہاری اولاد کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کریگا۔ قرآن شریف میں خضر اور موسیٰ علیہما السلام کا قصہ درج ہے۔ کہ ان دونوں نے مل کر ایک دیوار کو بنا دیا جو یتیم بچوں کی تھی وہاں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وکان ابوھما صالحا ان کا والد صالح تھا۔ یہ ذکر نہیں کیا کہ وہ آپ کیسے تھے۔ پس اس مقصد کو حاصل کرو۔ اولاد کے لئے ہمیشہ اس کی نیکی کی خواہش کرو۔ اگر وہ دین اور دیانت سے باہر چلے جاویں پھر کیا اس قسم کے امور اکثر لوگوں کو پیش آ جاتے ہیں بددیانتی خواہ تجارت کے ذریعہ جس میں حقوق شرکاء کو تلف کیا جاتا ہے۔

اسکی وجہ یہی میری سمجھ میں آتی ہے کہ اولاد کے لئے خواہش ہوتی ہے کیونکہ بعض اوقات صاحب جائداد لوگوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ کوئی اولاد ہو جاوے جو اس جائداد کی وارث ہو تاکہ غیروں کے ہاتھ میں نہ چلی جاوے۔ مگر وہ نہیں جانتے کہ جب مر گئے تو شرکاء کون اور اولاد کون سب ہی تیرے لئے تو غیر ہیں۔ اولاد کے لئے اگر خواہش ہو تو اس غرض سے ہو کہ وہ خادم دین ہو۔

غرض

حق العباد میں پیچ در پیچ مشکلات ہیں جب تک انسان ان میں سے نکلے نہیں مومن نہیں ہو سکتا۔ نری باتیں ہی باتیں ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا کسی سے رشتہ ناطہ نہیں اسکے ہاں اسکی بھی کچھ پروا نہیں کہ کوئی سید ہے یا کون ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ یہ خیال مت کرنا کہ میرا باپ پیغمبر ہے اللہ تعالےٰ کے فضل کے بغیر کوئی بھی بچ نہیں سکتا۔ کسی نے پوچھا کہ کیا آپ بھی۔ فرمایا ہاں میں بھی۔

مختصر یہ کہ نجات نہ **قوم** پر منحصر ہے نہ **مال** پر بلکہ اللہ تعالےٰ کے فضل پر موقوف ہے اور اسکو اعمال صالحہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کامل اتباع اور دعائیں جذب کرتی ہیں۔

قوم کا ابتلا بھی مال کے ابتلا سے کم نہیں۔ بعض لوگ دوسری قوموں کو حقیر سمجھتے ہیں۔ اس ابتلا میں سید سب سے زیادہ مبتلا ہیں۔ ایک عورت گداگر ہمارے ہاں آئی وہ کہتی تھی میں سیدانی ہوں اسکو پیاس لگی اور پانی مانگا تو کہا کہ **پیالہ دھو کر دینا کسی امتی نے پیا ہو گا**۔

اس قسم کے خیالات ان لوگوں میں پیدا ہوئے ہوئے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے حضور ان باتوں کی کچھ قدر نہیں اسنے فیصلہ کر دیا ہے۔

ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم

ایک مخلص اور معزز خادم نے عرض کی کہ حضور میرے والد صاحب نے ایک مسجد بنائی تھی وہاں جو امام ہے اسکو کچھ معاوضہ کچھ دیتے تھے اس غرض سے کہ مسجد آباد رہے وہ اس سلسلہ میں داخل نہیں میںنے اسکا معاوضہ بدستور رکھا ہے اب کیا کیا جاوے؟

فرمایا۔ **خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی جو** روپیہ کے لئے نماز پڑھتا ہے اسکی پروا نہیں کرنی چاہیئے نماز تو خدا کے لئے۔ اگر وہ چلا جائیگا تو خدا تعالےٰ ایسے آدمی بھیجے گا جو محض خدا کے لئے نماز پڑھیں اور مسجد کو آباد کریں۔ ایسا امام جو محض لالچ کی وجہ سے نماز پڑھتا ہے میرے نزدیک خواہ وہ کوئی ہو احمدی یا غیر احمدی اس کے پیچھے نماز نہیں ہو سکتی۔

امام **متقی** ہونا چاہیئے بعض لوگ رمضان میں ایک حافظ مقرر کر لیتے ہیں اور اس کی تنخواہ بھی ٹھیرا لیتے ہیں یہ درست نہیں۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ اگر کوئی محض نیک نیتی اور خدا ترسی سے اسکی خدمت کر دے تو یہ جائز ہے۔

دیانندی ڈراما

بجواب مرزائی چٹکلے

آریہ مسافر ماہ جولائی ۱۹۰۵ء

ہمارے مخالف دیانندی صاحبان کا جب اسلام کے مقابلہ پر دلائل و براہین سے کام نہیں چلتا تو وہ عورتوں اور بھٹیاروں کی طرح کوسنا شروع کر دیتے ہیں اور نقالوں کو اپنی طفلانہ تحریروں سے مات کر دیتے ہیں کچھ عرصہ سے ایک مختون آریہ عجیب عجیب تماشے کرکے دیانندیوں کو خوش کر رہے ہیں اور جولاہوں کے تیر کی طرح کبھی اس طرف منہ کرتے ہیں اور کبھی بے لبس ہو کر اوس طرف پہنچتے ہیں ۔ آپ نے پہلے دیانندی سماج کی مدد سے ایک الول جلول کتاب لکھی نہیں بلکہ نقل کی جسے آپ نے نصف گھنٹہ کا لکچر قرار دیا حالانکہ آپ اسے نصف گھنٹہ میں پڑھ بھی نہیں سکینگے ۔ خیر جو ہوا سو ہوا ۔ دیانندیوں نے بیچارے کے گلے میں بلا ڈال دی ۔ جونہی وہ پبلک کے ہاتھوں میں پہونچی ۔ تو اس نے اس کی ایسی ہی قدر کی جیسی کہ ایسی عامیانہ کتاب کی ہوا کرتی ہے ۔ مختون صاحب کو اور تو کوئی دلیل نہ ملی آپ نے برائے نام ایک جواب لکھ مارا جسے اگر کہا جاوے کہ کسی ناول نویس بھانڈ نے اپنے ہم خیالوں کو پرچانے کے لئے گھڑ مارا ہے تو اس سے بہتر ہے کہ اسے ایک مدلل مذہبی کتاب کا خطاب دیا جاوے مگر چونکہ آج کل ناول نویس اور یورپین بھانڈوں مسخروں کی تقلید کا مادہ ہمارے کالجوں کے طلباء میں حد درجہ تک سرایت کر چکا ہے اسلئے مختون آریہ نے اگر ایسا کیا تو وہ مجبور تھا ۔ مذہبی تعلیم تو اسکی جیسی تھی وہ تو اسکی طرز تحریر سے ہی ظاہر ہے ۔ بیچارہ لڑکوں کی پیروی نکرتا تو اور کیا کرتا ۔ اسپر بھی ہمیں امید تھی کہ اگر وہ جیسا کہ دعوے کرتا ہے ۔ مذہب کی خاطر دیانندی ہوا ہے تو ضرور اس طفلانہ روش کو چھوڑ کر مدلل اور پر از براہین و مہذبانہ طرز تحریر پر کاربند ہوگا ۔ کیونکہ سچا مذہب ضرور اپنے پیروں کو منکسر المزاج اور مہذب بنا دیتا ہے مگر افسوس کہ نتیجہ ہماری امید کے خلاف نکل رہا ہے اور مختون آریہ کی ہر ایک تحریر بجائے مہذب ہونے کے طفلانہ بیہا کانہ اور شوخانہ ہوتی جارہی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دیانندیوں کی سنگت نے اسپر پورا تسلط کر لیا ہے اور وہ ان کے رنگ سے پورے طور پر رنگا گیا ہے ۔ اسلئے مناسب معلوم ہوا کہ ہم بھی اس پنتھ کے عامی آدمیوں کی طرح اس سے سلوک کریں ۔

اس وقت ہمارے زیر نظر مختون آریہ کا مندرجہ بالا ہیڈنگ " مرزائی چٹکلے " ہے جسمیں اُسنے شوخی اور دریدہ دہنی کا کوئی پہلو اٹھا نہیں رکھا اور پیٹ بھر بھر کر حضرت اقدس کی نسبت گستاخی کی ہے ۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم اسکی نادلانہ باتوں کو دیانندی تہذیب کے حوالے کرکے اصل اعتراضات کا جواب ترکی بترکی دیں ۔ تاکہ اسکی تسلی ہو جائے ۔

عمر عیار کی زنبیل

لوگ حیران ہونگے کہ یہ عجیب بہروپیا ہیں ہے عمر عیار کو گذرے کئی صدیاں ہو گئی ہیں ۔ پھر یہ عمر عیار کی زنبیل کیسی ۔ مگر ہم ناظرین کو اتنی دیر حیرانگی میں نہیں رہنے دینگے سنئے لالہ دیانند اور اس کے چیلوں نے بہت تگ و دو کے بعد رشی کیش کے پہاڑوں سے اس زنبیل کو نکال مارا ہے ۔ جسے سنسکرت میں بجائے عمر عیار کی زنبیل کے دیانندی وید کہتے ہیں ۔ ہم نے خود اس زنبیل کے کرتب ملاحظہ کئے ہیں ۔ اس میں ہاتھ ڈالو تو کبھی تثلیث پرستی نکل آئیگی کبھی نیوگ پرستی ۔ کبھی اواگون پرستی ۔ کبھی ہون پرستی ۔ کبھی ریل کبھی تار اور کبھی فضولیات کا مجموعہ ۔ مدعا یہ کہ دنیا جوں جوں ترقی کرتی چلی جائیگی ان تھیلی کے باٹوں کا کبھی خاتمہ نہ ہوگا اور ذرا سی الفاظی گھڑت بڑنت کرنے سے تر اتر نکلتے چلے آئینگے ۔ آپ یہ باتیں دیکھکر حیران نہ ہوں جس زنبیل کی خاصیت یہ ہو کہ ایک ایک نیوگن کے ساتھ گیارہ گیارہ نیوگی نکلتے چلے آویں اور جسنے تہذیب پر سیاہی پھیر دی ہو وہ اگر غیروں کو اس قسم کے چکمے دے کر پھسلا دیں تو اور کیا کریں ۔ بیچارہ دو ارب سال کا بڈھا بابا رشی کیش میں دم سادھے بیٹھا تھا ۔ مگر دیانند ایسے لایق چیلوں نے اس کے منہ پر سے پردہ اٹھا کر نیوگی بابا کی رہی سہی عزت کرکری کر دی ۔ یہانتک ہی بس نہیں کی بلکہ باپ بیٹی کی باہمی مجامعت بھی بڈھے بابا کے ذمے لگا دی ۔ اپنی ایسی بے عزتی دیکھکر باباجی سے اور تو کچھ نہیں ہو سکا صرف چار و ناچار یہی دہائی دے دی کہ برائے خدا مجھے کسی بڑی باعزت بزرگ کیطرف منسوب نکرنا ۔ تاکہ دیانندی کے ڈھکو سلوں کی خاطر اس کی بے عزتی بھی نہ ہو پس دیانندیوں کا بڈھے بابا کے سپوت فرزند بنکر اخباری دنیا میں مشہور ہونا قدرے گراں ہوا ہے ۔ اس سودے کا سودا اس بڈھے میاں کے ایک مختون تو زائیدہ فرزند یا حلقہ بگوش کے مختل دماغ میں سمایا ہے اور آپنے نقالوں کیطرح ساڑھے تین ورقے سیاہ کرکے اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کر لیا ہے ۔ اتنے ورقوں میں مطلب کی بات یا بڈھے میاں بید کی تعلیم کا عکس سوائے اسکے اور کوئی نظر نہیں آتا کہ شاید ایسی ہی طرز تحریر بڈھے میاں کی بھی ہوگی جس میں سے مختون دیانندی چھانٹ چھانٹ کر پبلک کے سامنے نمونے رکھ رہا ہے ۔

عقل کے اندھے ادہرم پال خدا کا خوف کر اور سچائی کا خون نکر اخبار بدر پڑھ کر تو تیرے سینہ پر سانپ لوٹ گئے کہ کیوں حضرت اقدس کو آدم کے نام سے مخاطب کیا گیا ۔ اگر تجھ میں ذرا بھی عقل ہوتی تو تو اپنے گرو دیانند کے حالات سے ہی سبق لیکر خاموش رہتا ۔ بھلا جس چیلے کا گرو مول شنکر سے شدھ چیتن بنا اور پھر شدھ چیتن سے دیانند بن بیٹھا وہ دوسروں پر کس منہ سے اس قسم کے اعتراض کر سکتا ہے شرم ہے تیری حالت زار پر ۔ اگر سیاپے کی کیفیت دیکھنی ہے تو بجائے اخبار بدر کے اپنی گریبان میں منہ ڈال اور اپنی پھکڑ بازی اور طفلانہ حرکت پر رو ۔ افسوس کہ تیرا گرو تو نکے آگے ناچتا رہا اور ایک عرصہ تک شیطان اسے نچاتا رہا ۔ تب تیرے جیسے حامی شیطان کہاں گئے ہوئے تھے ۔ جو ناچ شیطان نے تیرے گرو کو نچائے ہیں وہ اس کی سوانح عمری پڑھنے سے ظاہر ہیں اب اسپر تو خاک ڈالکر چھپانا چاہتا ہے ۔ شیطان کا تسلط ہمیشہ تیرے جیسے جھوٹوں پر ہوا کرتا ہے ۔

گرو بڑا یا چیلا

جبتک ہم نے ادہرم پال کی طفلانہ حرکات نہ دیکھی تھیں ہم سمجھتے تھے کہ لالہ دیانندی دشنام دہی میں بڑھا ہوا ہے ۔ اور گپوں کے ہانکنے میں گویہ سبقت لے گیا ہوا ہے مگر مقتول مکذب اور اس کے شاگرد رشید ادہرم پال جی گرو سے چار اُنگل بڑھ گئے ہیں اور بیچارے گرو جی منہ دیکھتے کے دیکھتے ہی رہ گئے ۔ بظاہر تو مختون دیانندی اپنے آپ کو دیانند کا چیلا کہکر انکساری ظاہر کرتا ہے لیکن اگر اس کی فضول یاوہ گوئی دیکھو تو اپنے گرو کے پیش کردہ اعتراضوں پر ملمع چڑھا کر اس سے تین انگل اچھل کر باتیں بناتا ہے ۔ بیچارہ دیانند تو ساری عمر گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا رہا کبھی رودراکش کی مالا جانوروں تک پہنا کر خود بھی انہیں میں ناچتا رہا اور کبھی گلٹے کا ذبیحہ کو جائز بتاتا رہا ۔ آخر کار نیوگ جیسی بے حیائی کا پردہ وید پر سے اتار کر چلتا بنا ۔ جب کبھی معترضوں نے اعتراض کیا لالہ جی دہوتی سنبھالتے دوسری جگہ چلتے بنتے اور یہ جا وہ جا سماج مندری میں جا پراجے ۔ زیادہ کسی نے زور دیا تو ویدک لغات میں سے دو چار گالیاں اُگل دیں ۔ بیچارہ معترض خود ہی ٹھنڈا ہو کر چپ ہو رہا ۔

لالہ مختون جی فرماتے ہیں کہ بموجب عقیدہ اہل اسلام فرشتے بادلوں کو پکڑ کر نہیں لاتے بلکہ بارش کے لئے قوانین ہی کچھ اور ہیں ۔ مہربان ناظرین اگر آپ لالہ مختون سے دریافت کریں کہ بدر کے کون سے پرچہ میں لکھا ہے کہ فرشتے بادلوں کو پکڑ کر لاتے ہیں ۔ شاید بادلوں کا لفظ آپ کی چشم پر تعصب کو بدر میں نظر آگیا ہوگا ۔ ورنہ جو حوالہ آپنے بدر سے لکھا ہے اسمیں تو یہی لکھا ہے کہ فرشتے اوس کے پورا کرنے کے اسباب بہم پہنچانے میں لگ گئے ۔ معلوم ہوتا ہے مختون نے اسباب کے معنی ویدک لغات میں بادل کے دیکھے ہیں ۔ واہ رے مختون دیانندی تیری عقل کے صدقے ۔

ذرا گرو کا حال تو ملاحظہ کر کہ کہنے کو تو پیشین گوئیاں کرتا رہا (ملاحظہ ہو سوانح عمری دیانند ص‍) کہ بھاگوت کا ستیاناس کرنے کا پھل دکھ اور تکلیف ہے اور راجہ گوالیار اس سے تکلیف اٹھائے گا مگر لالہ جی کے مسلمہ مسائل کا حال ناگفتہ بہ ہے ستیارتھ پرکاش کے اول اڈیشن کو تو اگنی کے حوالے کر دینا چاہئے کیونکہ وہ تو خلل دماغ کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے ۔ رہا دوسرا اڈیشن سو وہ بھی قدرے خلل دماغ کی ملاوٹ سے پر ہے ۔ اسکے بعد والے اڈیشن چیلوں کی تیزی طبع کے نتائج ہیں فرمائیے اگر لالہ جی ایسے ہی یوگی تھے تو پہلے درست مسائل کیوں نہ لکھے کیا اسوقت رشی کیس میں بھنگ نوشی فرما رہے تھے ۔ جسکے باعث بیہودہ بدہ سے جواب مل چکا تھا ۔ لالہ مختون کیسی بیہودہ ڈینگیں مار رہا ہے ؟ ۔

مختون دیانندی نیا جنم دہارین

مختون دیانندی ایک طرف تو وید کی پہاڑی گپوں کو دیکھتا ہے ۔ اور دوسری طرف یورپین تہذیب کو ۔ پہاڑی گپوں کو مانتا ہے تو سمجھدار آدمی ہنسی کا گ بناتے ہیں اگر یورپین تہذیب کو پکڑتا ہے تو ویدا گنی کے جھون کنڈ میں جاتے ہیں ۔ غرض اس گڑبڑ میں مختون لالہ کی بری گت بن رہی ہے

کبہی تو ڈاڑہی مونچھہ منڈا بچون مین قدم دہرنا چاہتے ہین اور کبہی بنگالنون کا سا بہیس بدل کر عجیب راگنیان گاتے ہین - نیوگ - باپ بیٹی کی مجامعت - ہون کنڈ پر عجیب عجیب قافیے چڑہا کر زٹلین لگا رہے ہین - اور بقول جہاج تو بولے چھلنی کیون بولے جسمین خود ہی ہزارون چہید ہین - ازلی پیدائش کا نکتہ تو ہم تم کو سمجہا دیتے ہین - مگر اس کے بدلے ہم آپ سے دریافت کرتے ہین کہ ستیارتہ پرکاش صفحہ ۲۸ ونیز دیگر ویدک منترون مین جو پرمیشور کو روحون کا پتا - ماتا کہا گیا ہے - کہان تک سچ ہے کیا پرمیشور پتا (باپ) اپنے بیٹے روح کی عمر کے برابر ہے یا کم وبیش - اگر پرمیشر حقیقی پتا ہے تو حدوث روح ثابت ہے ورنہ وہی مثل ہوئی کہ جب سے باپ تب سے بیٹا - اوہو خوب یاد آگیا - روح اس کا حقیقی بیٹا نہین بلکہ نیوگی بیٹا ہے - کہو مختون جی کون دہرم ہے -

ازلی پیدائش کی حقیقت لیجئے - قدیم اور حادث کی چار اقسام ہوسکتی ہین (۱) قدیم بالذات (۲) قدیم بالزمان (۳) حادث بالذات (۴) حادث بالزمان - قسم اول خدا تعالےٰ پر عاید ہوتی ہے - قسم دوم مین آکاش داخل ہین - جو حادث بالذات اور قدیم بالزمان ہین قسم سوم مین ممکنات داخل ہین - قسم چہارم مین مرکبات عنصریہ - ان چار اقسام مین باہمی نسبت یہ ہے کہ قدیم بالذات خاص ہے قدیم بالزمان سے کیونکہ جو قدیم بالذات ہے وہ قدیم بالزمان ضرور ہے اور جو قدیم بالزمان ہے اسکے لئے قدیم بالذات ہونا ضروری نہین جیسے روح پس ان ہر دو مین نسبت عموم خصوص مطلق کی ہوئی - قدیم بالزمان عام من وجہ ہے - حادث بالذات سے کیونکہ روح قدیم بالزمان اور حادث بالذات ہین - پس یہ ایک مادہ اجتماع کا ہؤا اور خدا قدیم بالزمان بہی ہے جیسا کہ وہ قدیم بالذات ہے پس حادث بالذات نہ ہوگا - لالہ مختون کی موٹی سمجھ مین اگر نہ آیا تو ہم اس مضمون پر پھر لکھہ دین گے -

ازلی پیدائش تو آپ نے دیکھہ لی اب آپ ازلی بیٹے کی حقیقت آشکار اکر کے ویدک فلاسفی کی ٹانگ توڑین -

مختون تو تھے ہی ڈاڑہی مونچھہ بھی صفا چٹ

جیسے بعض بوڑہے آدمی اپنے آپ کو نوجوان اور بچہ ظاہر کرنے کے لئے ڈاڑہی کا صفایا کر دیا کرتے ہین ایسا ہی لالہ مختون بہی گرو کل کے بچون کے ساتھہ پہاڑی لوبی سیکہنے کے لئے ڈاڑی مونچھہ کا صفایا کر کے بچے بن بیٹھے ہین - اب دیکھتے ہین کہ بی - اے تو اتنے ہوگئے کہ اینٹ اُٹھانے سے حشرات الارض کی طرح نکل آتے ہین - ہمارے جیسے ٹٹ پونجیون کو کون پوچہیگا جہٹ ڈاڑہی مونچھہ منڈا کر سماج کی ڈہولکی بجانی شروع کر دی - اور تو آپ سے کچھہ ہو نہ سکا اپنے نامہ اعمال کی سیاہی اور اندرونی کالک کی ایک کوچی اپنے منہ پر ہی پہیر دی - لوگون نے اوسے دہونے کی کوشش کی مگر طفلانہ طبیعت سے ایک کی بجائے چار کوچیان اور اپنے منہ پر پھیر دین -

اب بال اکھڑوانے کا لیجئے - ہم انصاف آپ ہی پر چھوڑتے ہین - مہربانی کر کے بتائے کہ آپ کے عقیدہ کے بموجب اسلام بڈھا ہے یا ویدک پنتھ - ان مین سے جو بڈھا ہوگا اسکے بال ہی زیادہ سفید ہونگے اور اکھیڑنے کے لائق ہونگے - دیانند سے پہلے تو مسلمان اس بڈہے بابا کے سفید بال اکھیڑ کر اسے اپنے ساتھہ جوان بنا رہے تھے مگر لالہ دیانند کے آنے سے اسنے تو ایک سار قینچی سے ہی اسکے بال اتار کر رکھہ دیئے اور ایک نئی مصنوعی ٹوپی جسپر یورپین جھلک نمودار تہی اسکے گنجے سر پر رکھہ دی - بس پوچھو نہین پہر بابا کی کیا عمدہ تصویر بن گئی - اس کا فوٹو سماج کے نیوگ خانہ کی دیوارون پر لگا ہوا دیکھو -

آپ کہتے ہین کہ تمام مسلمان کہتے ہین کہ حضرت آدمؑ سے پہلے کوئی انسان نہ تہا واہ رے مختون دیانندی - تیرے جہوٹ کے صدقے گپ ہو تو پوری ہو -

لالہ مختون قرآن شریف کو تدبر سے پڑہنے والے پر صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ آدمؑ سے پہلے مخلوق تہی تبہی تو کہا گیا کہ کان من الکافرین یعنی وہ کافرون مین سے تہا یعنی شیطان - احادیث سے بہی ثابت ہے کہ اس آدمؑ سے پہلے بہی کئی آدم ہو گذرے ہین - کہو لالہ جی اب سیاہی کی کوچی آپ کے منڈے ہوئے چہرہ پر پہر گئی یا نہین تم کیا جانو کہ قرآن شریف مین کیا لکھا ہے خواہ مخواہ کی ڈینگین نہ مارو - بہلا جس کتاب کا ایک حرف بہی تم نہین جانتے اسکی علمیت کا دعوےٰ کرنا کیسی حماقت ہے تمہین کاگ بہاشا ہی مبارک رہے -

آپ کا یہ لکہنا کہ محض آدمؑ سے ہی تمام انسان پیدا ہوئے یہانتک کہ اسکی بیوی بہی - عجیب نادر دیغ جہالت ہے آپکی اس خرافات کے بدلے کوچیان سیاہی کی آپکے چہرہ مبارک پر پہر چکی ہین پہلے ان کو گنگا جل سے دہو کر باتین کرو -

دیانندی بھروپیا

ویدک زمانہ مین دستور تہا کہ راجاؤن کے خوش کرنے کے لئے نقال کئی کئی قسم کے عجیب عجیب بہروپ بدلا کرتے تہے تا کہ ان کو دیکہنے والے ہنسین - موجودہ زمانہ مین مختون دیانندی وہی فرائض ادا کر رہا ہے - کہین تو آپ لکچرار بنکر دوسرون کی چہاچہہ پر مونچہین منڈاتے ہین اور کہین بنگالنون کا سا جامہ زیب تن کر کے استری سماج مین نیوگ پرچار کرتے ہین اور کسی جگہ ڈاڑہی مونچھہ منڈا کر بچون کے ساتھہ الف بے تے رٹنا شروع کر دیتے ہین - مگر ہمین کچھہ عرصہ سے معلوم ہوا تہا - کہ آپ بیمار ہین جسے ہم نے حمل کا سوانگ ہی سمجہا تہا - اب معلوم نہین کہ وضع ہونے پر کیا نتیجہ نکلا - سوانگ تو آپنے خوب بہرا مگر اپنے پتی کا نام ہم سے کیا چہپایا تہا - خیر ہم بہی دل کو سمجہا لین گے کہ نیوگ کے حمل کا سوانگ ہی ہی جسمین پتی کے تقرر کی ضرورت نہین - جو آئے سو اس کا بیڑا پار ہے -

بیڑا ہی ڈوب گیا

اسلام کی لہرون نے بیچارے وید کی کشتی کو جو نقصان پہنچایا تہا وہ تو سب کو معلوم تہا - مگر کچھہ عرصہ سے لالہ دیانند اور اس کے چیلون نے وید کی ٹوٹی ہوئی کشتی پر کاغذون کے جوڑ لگانے شروع کر دیئے تہے اور کئی باہمتون نے تو اس کاغذی ناؤ کا خیال چہوڑ کر علیحدہ علیحدہ کاغذی مشکیزے بنائے تہے - جناب مرزا صاحب کے نزول نے ایک ایسا جوش دریائے اسلام مین ڈال دیا کہ اوس ویدک کاغذی ناؤ کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے اور باوجودیکہ اسکی مرمت برابر جاری ہے مگر وہ بجائے جڑنے کے اور علیحدہ علیحدہ ہوئے جاتے ہین - اور اسمین ذرا شک نہین رہا کہ یہ بیڑا آج ڈوبا کہ کل ڈوبا - گو اسی ڈر کے مارے دیانندی رشی کیش کسی چوٹی کی طرف بہاگے ہین مگر اس جوش وحدت کے سامنے ٹھیرنا کاغذی ناؤ کا کام نہین -

تمہاری طفلانہ باتون کے جوابات تہذیب الاسلام کے جواب مین دئے جائینگے اور خاطر جمع رکہو تمہارے بخیے پورے طور پر ادہیڑ کر رکھہ دئے جائینگے - مجہے معلوم ہوا ہے کہ تم کوئی رسالہ بہی اسلام کے خلاف نکالنا چاہتے ہو - سو اب خبردار ہو جاؤ - اور طفلانہ باتون کو چہوڑ کر مہذبانہ طور پر گفتگو کرنا سیکہو - ورنہ مین تمہارے ایک ایک مضمون کے ٹانکے ادہیڑتا چلا جاؤن گا - پہر گاجرون کا حلوا اکہاڑ بہی تمہارا کچھہ نہ بنے گا - مین تم کو اپنی حالت درست کرنے کا ایک اَور موقع دیتا ہون - اگر میرے بابت تمہین معلوم نہین تو آریہ مسافر سے پوچھہ لو - جو شرم کے مارے مُنہ سامنے نہین کرتا -

راقم

احمدی جس سے تم بخوبی واقف ہو -

منظور الٰہی

اے دلِ پژمردہ کیون مغموم ہے تو کر بیان
ہم سے یہ دیکہی نہین جاتین تری بیتابیان
چشمِ تر تو ہی بتادے تجھہ پہ کیا گذری ہے آج
کس کا غم ہے کس کے ماتم مین ہین یہ آنسو رواں
کر رہا تہا صبحدم مین چشم ودل سے یہ خطاب
یون کہا اگر کسی نے مجھہ سے با آہ وفغان
فاضل مشہور یعنی مولوی عبد الکریم
ہوگئے دنیائے فانی سے سوئے عقبےٰ روان
حق تعالےٰ انکا جنت کو کرے آرام گاہ
دل سے تہے وہ تابعِ حکمِ مسیحائے زمان
تھے فصاحت اور بلاغت مین وہ حسانِ عجم
قرأت وخوش خوانی مین تہے مشہورِ جہان
دوستون کو اپنے وہ داغ جدائی دے گئے
اب سنے گا اُن کا قرآن مجمع روحانیان
گیارہوین تہی ماہ اکتوبر کی اور تہا بدھ کا دن
اُڑ گیا تن کے قفس سے سوئے جنت مرغِ جان
حق تعالےٰ سے ہے منظورِ الٰہی کی دعا
اے خدا رکھہ دوستون پر ان کے فضلِ جاودان

وی پی

مطبع اُن خریداران کی طرف وی پی ارسال کر رہا ہے جنکی طرف سال رواں یا گذشتہ سال کا چندہ واجب الوصول ہے - اسلئے اطلاع دیجاتی ہے - کہ جن کی طرف چندہ قابل وصول ہے مطبع کے مرسلہ وی پی وصول کر کے مشکور کرین یا اطلاع دین کہ وہ کب تک چندہ ارسال کرینگی یا کونسا پرچہ وی پی ارسال کیا جاوے - تاکہ مطبع بار بار کی خط وکتابت اور زیر باری سے محفوظ رہے امید ہے کہ خریداران الحکم جن کی طرف چندہ واجب الوصول ہے توجہ کرینگے - !!!

محرر دفتر الحکم

شگافٹ کی ما یعنی ہوائی بندوق اصلی قیمت سے تہائی قیمت

یہ ہوائی بندوق جس کا اشتہار آپ ملاحظہ فرما رہے ہین عام سوداگرون اور ہر مقام پر بارہ روپیہ سے کم پر دستیاب نہین ہوسکتی مگر ہمنے اسکی قیمت بھی صرف چار روپیہ (للعہ) قرار دی ہے۔ اس بندوق کے چھرّے کی مار (۶۰) فٹ یعنی (۲۰) گز ہے اس فاصلہ مین معمولی جانور مثل بٹیر۔ تیتر۔ کبوتر۔ چڑیا بخوبی شکار ہوسکتے ہین۔ اگر اس سے کم فاصلہ سے اس بندوق سے کام لیا جائے تو بلی۔ بندر وغیرہ بھی اسکی چوٹ برداشت نہین کرسکتے۔ اسپر طرہ یہ کہ لیسنس وغیرہ کا کچھ جھگڑا نہین ہر مقام پر اس ہوائی بندوق کا اس قدر کم قیمت پر دستیاب ہونا قطعی ناممکن ہے اگر اور جگہ بندوق بارہ روپیہ یا اس سے بھی زیادہ قیمت پر ملے تو ہماری تحریر سچ سمجھکر ہمسے بندوق طلب فرمایئے اور اپنے احباب کو بھی خریدار بنایئے ورنہ خیر۔ محصول ڈاک ذمہ خریدار ۔

ایک فاضلہ خاتون کی تصنیف

مشیر علی عباس

مسیح الزمان

خاتون

جملہ فرمائشین بنام مینیجر دی امریکن ہوس میرٹھ سٹی ہونی چاہئین

ابلق لیمپ

کوڑی کے تین تین

یعنے

صرف چھ روپیہ مین ایک نہایت نفیس اور پائیدار جیبی گھڑی

اور

اسکے ہمراہ پانسو عدد اشیاء مندرجہ صفحہ ۲ مفت

ملنے کا پتہ

مینیجر دی امریکن ہوس میرٹھ سٹی

حضرات تفصیل پانسو عدد اشیاء جو گھڑی کے ساتھ مفت روانہ ہونگی

دنیا مین اسقدر حیرت ناک رعایت کا یہ پہلا موقعہ ہے - جس کا اشتہار اس وقت آپ کے سامنے ہے یعنی صرف چھ روپے مین ایک نہایت نفیس و پائیدار اور ٹھیک وقت دینے والی جیبی گھڑی جسکی گارنٹی تین سال ہے اور اُسکے ہمراہ پانسو عدد اشیاء مفصلہ ذیل مفت روانہ ہونگی - اگر نظر انصاف سے دیکھا جائے تو صرف چھ روپیہ ربر ٹائپ یعنی جیبی چھاپہ خانہ جس سے معمولی خطوط پتہ نام کی مُہر بل وغیرہ کا لکھنا ہر وقت ممکن ہے اور جادو کا قلم جسمین ایک مرتبہ سیاہی بھر دینے سے خود بخود صفحے کے صفحہ لکھے جاسکتے ہین وغیرہ وغیرہ - صرف ان تین چیزون ہی کی قیمت ہے - اور بقیہ عدد معہ جیبی گھڑی قطعی مفت خیال ہوسکتی ہین - یہ جیبی گھڑی گھٹیا بارہ گھنٹہ کی چابی والی نہین ہے جسکی عام قیمت ڈیڑھ یا پونے دو روپیہ ہے - نہین بلکہ یہ گھڑی مضبوط - ٹھیک وقت دینے والی پوری چوبیس گھنٹے کی چابی کی ہے - دوسرے ربڑ ٹائپ یعنی جیبی چھاپہ خانہ جو گھڑی کے ساتھ مفت بھیجا جاتا ہے وہ کُل متعلقہ سامان یعنی حروف کیوز کرنیکا آلہ - پیڈ - کیپوز کرنے کی چینوٹی یا کیش بکس جسپر نہایت چمکدار پالش لگی ہے اور باہر کے حصہ پر گولڈن نقش بنے ہوئے ہین معہ اندرونی کشتی و قفل وغیرہ روانہ ہوتا ہے - اگر اس موقعہ سے بھی فائدہ نہ اٹھایا جائے تو تعجب ہے صرف ایک مرتبہ فرمایش کے ذریعہ سے ہمارے کارخانے کی صداقت کا امتحان ضرور فرمایئے +

تفصیل

(نام اور پتہ صاف لکھو) (محصولڈاک بذمہ خریدار)

ربر ٹائپ یعنی جیبی چھاپہ خانہ	جادو کا قلم جسمین سیاہی بھرنے سے	منی بیگ یک عدد	پان ڈبہ - یک عدد
نفیس کیش بکس جسپر سیاہ چمکدار	عرصہ تک کام دیتا ہے - یک عدد	قفل ولایتی - یک عدد	روشنائی ربر ٹائپ یک شیشی
پالش معہ اندرونی کشتی وغیرہ یک عدد	موزہ ہزاپ - ایک جوڑا	بکس صابون گلیسرین ۲ ٹکیہ	گھڑی کی زنجیر جیبی یک عدد
مقراض - یک عدد	چاقو ولایتی یک عدد	رومال دستی - یک عدد	سٹ قمیص - یک عدد
آئینہ - یک عدد	کنگھا - یک عدد	برش - یک عدد	دوات شیشہ یک عدد
ہولڈر - یک درجن	سیاہی - یک پوڑیہ	پنسل - یک عدد	پنسل بنانے کا چاقو یک عدد
نب مختلف ۲۰ عدد	تاش ولایتی کھیلنے کا یک	موم بتی یک عدد	لفافہ سادہ - سو عدد
پوسٹ کارڈ - سادہ پھولدار	لیٹر پیپر - دو سو عدد	پیپر فاسنر - ۲ عدد	ربر - ایک عدد
ہر قسم اور سو سو عدد	بٹن سفید ولایتی ۲۴ عدد	تار بجلی - یک عدد	میزان پانچ سو عدد اشیاء

جملہ فرمایشین بنام - مینیجر دی امریکن ہوس میرٹھ سٹی ہونی چاہئین

چار روپیہ آٹھ آنہ مین ایک رائٹنگ بکس اور اسکے ہمراہ چار سو پچیس اشیاء مفت

(۱) یہ رائٹنگ بکس نمبر ۱ - انگلش فیشن - رنگ سیاہ چمکدار - باہری اوپر کے حصہ پر امریکن گولڈن کی ہمیشہ رہنے والی منقاشی - مضبوط - ایک آدمی کا وزن سنبھال لینے والا - جس کا دوسری کنجی سے کھلنا ممکن ہی نہین ہے اندر کے حصہ مین فیروزی یا سُدابہار خوشنما آبنوالی پالش لگی ہے - اندر ڈھکنے پر کاغذ - لفافہ - نوٹ وغیرہ محفوظ رکھنے کیلئے انگلش طرز کے خوشنما خانے بنائے گئے ہین - جسمین المّاری نما دو پٹ لگائے گئے ہین - جو مضبوط قفل کے ساتھ محفوظ ہے - علاوہ اسکے اندرون حصہ مین دوات قلم کے خوشنما خانے اور ایک سمت ڈھکنے دار محفوظ خانہ اور بیچ کا حصہ ضروری کاغذات کے لئے خالی چھوڑا گیا ہے کشتی اُٹھاکر نیچے کے حصہ مین ہر چیز خواہ از قسم زیور وغیرہ حفاظت کے ساتھ رہتا ہے یہ بکس ۱۴ انچ لنبا ۱۰ انچ چوڑا ۱۰ انچ گہرا ہے

انعامی چار سو پچیس عدد اشیاء کی تفصیل جو بکس نمبر ۱ کے ہمراہ مفت روانہ ہونگی

پرکار یک ✣ رول یک - بلاٹنگ پیپر ۲ عدد ✣ پنسل رنگین یک ✣ ہولڈر ۴ عدد ✣ قلم واسطی ۲ عدد ✣ نب ہر قسم ۳۶ عدد ✣ روشنائی دوات خالی یک پوڑیہ ✣ بلو بلیک یک پوڑیہ ✣ پاکٹ نب یک ✣ کاپی یک ✣ چاقو یک ✣ مقراض یک ✣ دوات یک ✣ برش نقشہ یک ✣ ربر نقشہ یک ✣ رنگ نقشہ یک ✣ لاک بتی یک ✣ موم بتی یک ✣ لیٹر پیپر ۱۰۰ ✣ لفافہ سادہ ✣ کارڈ پھولدار سادہ ✣ آل پین ۵۰ ✣ پنسل بنانیکا چاقو یک ✣ پیپر فاسنر یک ✣ پیپر کلپ یک ✣ نڈل نختی ۶ ✣ کریپ ✣ سختی کرنیکا تاگا ۲ گولہ ✣ پنسل سرخ یک ✣ روشنائی سرخ یک

(۲) رائٹنگ بکس نمبر ۲ - یہ بکس نمبر ۱ کے بکس سے کسی قدر چھوٹا ہے - مگر انہین چار سو پچیس ۴۲۵ اشیاء کے ساتھ جو بکس نمبر ۱ کے ساتھ روانہ ہوتی ہین صرف تین روپیہ آٹھ آنہ مین بھیجا جاتا ہے ✣

آفس قیمتی بکس نمبر ۱

اسکے علاوہ اُن چار سو پچیس ۴۲۵ چیزون کے جو بکس نمبر ۱ کے ہمراہ روانہ ہوتی ہین ایک مضبوط گھڑی جیبی گارنٹی ۳ سال اور ایک ربر ٹائپ (جیبی چھاپہ خانہ) اور ایک جادو کا یعنی خود بخود لکھنے والا قلم زائد روانہ ہوتا ہے یہ بکس بھی نمبر ۱ کے بکس کی طرز کا بنایا گیا ہے - مگر بکس نمبر ۱ سے بہت بڑا پالش و مضبوطی نیز ہر قسم کی صفائی مین دونا اچھا ہے درحقیقت اس بکس کی عمدگی و پائیداری دیکھنے پر منحصر ہے - تمام مشتہرہ چیزون کا محصولڈاک وغیرہ بذمہ خریدار ✣

(نوٹ) ہمارے ان علاوہ اشتہرہ چیزون کے ہر قسم کے گھڑی گھنٹہ - کلاک ہر قیمت کے اور نیز ہر قسم کا سودا اگریزی ان کفایت ملتا ہے

جملہ فرمایشین بنام مینیجر دی امریکن ہوس میرٹھ سٹی ہونی چاہئین

ضمیمہ الحکم سنہ ۱۹۰۵ء

حیرت کی حیرانی حصہ اوّل و دوم

رباعی

ہے کھڑا اک ششدر قلم تحریر حیرانی میں ہے | وہ کھنچا نقشہ کہ خود تصویر حیرانی میں ہے

حق تو یہ ہے یہ وہ آئینہ حیرت نما | جس سے حیرت صورت تصویر حیرانی میں ہے

الحمد للہ کہ مذکورۃ العنوان رسالہ کا دوسرا حصہ بھی شایع ہو گیا ہے جس مین میان حیرت اڈیٹر کرزن گزٹ دہلی کے اُس چیلنج کا جواب دیا ہے جو انہون نے احمدی جماعت کو مناظرہ وغیرہ کیلئے دیا تھا ساتھ ہی بہت سی نکتہ چینیون کا جواب دیکر ان کی اُس تحدی کی قلعی کھولی ہے جو انہون نے اپنی مصنفہ کتب کو احمدی جماعت کے سامنے پیش کر کے کی تھی کہ ان کتب کے مضامین ایسے بے مثل اور بےنظیر مین جنکا مقابلہ احمدی جماعت نہین کر سکتی ہے ان کتب کے بعض خاص مضامین پر تفصیلی بحث کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ان مین متضاد مضامین اور بداہۃ خیالات کا گورکھ دھندا بھرا ہوا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ حصہ اول مین میان حیرت کے ذاتی دعاوی مجددیت وغیرہ کی خوب طرح سے قلعی کھول کر ان کی چالبازیون کا اظہار کر دیا ہے کہ کس کس طرح سے مختلف ضرورتون اور اغراض کیلئے وہ مجدد اور مسیح اور جو کچھ چاہتا ہے بن جاتے ہین اور پھر خود ہی ان دعاوی سے انکار کر دیتے ہین اور ان دعاوی کے جو دلائل بیان کرتے ہین ان کی تردید بھی انہی کی دوسری تحریرات مین موجود ہوتی ہین جو دوسری اغراض کے لیئے دوسرے موقعون پر ظاہر کر چکے ہین لیکن خلاف واقعہ تحریرات کے ذریعہ سے اپنی کامیابیون کے شادیانے بجاتے ہین اور مختلف مقاصد کے حاصل کرنے کے لیئے کسی شخص کی برائی کر کے پھر تعریف کر دینے اور تعریفین کر کے پھر انہی تعریف کردہ خوبیون کی بُرائی کر دینے مین ذرا شرم و لحاظ نہین کرتے ہین اور دوسرے حصہ مین اُن کی تحریرات کی لغویت ظاہر کر کے ان چالبازیون کا پردہ اٹھا دیا ہے جو وہ عوام الناس کے ساتھ بر تکر دھوکہ دہا کرتے ہین۔ ان رسائل کے جواب دینے پر میان حیرت کو ایک ہزار روپیہ انعام دینے کا بھی وعدہ ہے تفصیل ذیل کیا گیا ہے۔

یعنے حصہ اول کے جواب کے لیئے پانچسو روپیہ حصہ دوم کے لیئے ڈھائی سو روپیہ یہ کل ۷۵۰ روپیہ ہوئے باقی ڈھائی سو روپیہ بہت ہی معمولی بات کے لیئے میان حیرت صاحب کی نذر کیئے گئے ہین جس کی کیفیت یہ ہے کہ حیرت صاحب نے اپنی تصانیف کو بطور تحدی پیش کر کے اپنی قابلیت کے گھمنڈ کے ساتھ یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ حضرت اقدس کی عربی تصانیف مین بہت سی غلطیان ہین اسلیئے ان کو چیلنج دیا ہے کہ اگر وہ جلسہ عام مین حضرت اقدس کی عربی تصانیف مین سے ۳ صفحہ روان صحیح پڑھ دین گے اور پھر اُن مین سے صرف ایک غلطی نکال دین گے تو ڈھائی سو روپیہ اسی وقت ان کے حوالہ کر دیئے جاوین گے۔ ان رسائل مین بڑی عجیب بات یہ ہے کہ تمام بحث تحریری شہادتون کے ذریعہ سے کی گئی ہے باوجود پوری واقفیت کے اس سے کسی جگہ فائدہ نہین اٹھایا ہے ابتداءً مین نے ان رسائل کو بالکل معمولی بات سمجھا تھا لیکن حضرت اقدس اور بزرگان ملت نے اسکو ازبس پسند فرمایا ہے جس کا یہ نتیجہ ہوا ہے کہ کتاب امید سے زیادہ مقبول ہوئی اور ہند کے مختلف اطراف سے جو خطوط مجھے وصول ہوئے ہین ان مین سے بعض ایسے لوگون کے ہین جنکو کرزن گزٹ اور میان حیرت سے خاص تعلق تھا جو کثیر التعداد مراسلتون مین میان حیرت کو بڑے بڑے القاب سے یاد کرتے تھے حیرتی کمپنی کے حصہ دار ہونے کے علاوہ بقول حیرت صاحب انکی روحانی تعلیم کے رجسٹر مین اپنا نام لکھوا چکے تھے یا میان حیرت نے خود ہی زور شور کیساتھ ان کا نام اپنے مریدون کی فہرست مین شایع کر دیا تھا بعض لوگون نے میان حیرت پر تبرا بھیجا ہے بعض نے لکھدیا ہے کہ اب ہم انکی تحریرات کو بنظر قبولیت نہین دیکھتے بلکہ حقارت سے دیکھتے ہین غرض ان وصول شدہ خطوط سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ ان رسائل کی اشد ضرورت تھی اور ابھی تیسرے حصہ کی بھی ضرورت ہے جسمین باقی تمام اعتراضات کے جواب خود حیرت صاحب ہی کی تحریرات کے ذریعہ ایسی طرز پر دیئے ہین کہ علاوہ دلچسپ ہونے کے وہ جوابات بالکل لاجواب ہین یہ تیسرا حصہ بھی لکھا ہوا بالکل تیار ہے کاپیان لکھی جارہی ہین اور اس کے جلد شایع کرنے کے لیئے امداد کی ضرورت ہے جو حصہ اول و دوم کی کثرت اشاعت سے ہو سکتی ہے امید ہے کہ برادران احمدیہ ان کی کثرت اشاعت کی بابت کوشش فرماوین گے اور مقامی جماعت مین تحریک فرما کر اپنی بساط اور جماعت کی حالت کے موافق رسالہ کی خاص تعداد یکدم منگوا کر امداد فرماوین گے تاکہ تیسرا حصہ جلد شایع ہو سکے۔ حصہ اول ساڑھے نو جزو اور حصہ دوم چھ جزو ہے جن کی قیمت باوجود اسقدر ضخامت کے صرف ۵ر اور ۴ر رکھی ہے حصہ دوم امید سے زیادہ بڑا ہو گیا ہے ورنہ اسکی قیمت کم رکھنے کا ارادہ تھا۔ یہ جو کچھ قیمت ان رسائل کی رکھی ہے وہ صرف اسی غرض کے لیئے ہے کہ دوسرے حصص کی اشاعت مین امداد ملتی رہے ورنہ اللہ شاہد ہے کہ اس ذریعہ سے مالی منافع اٹھانا کی میری غرض ہرگز نہین ہے امید ہے کہ ہمارے بھائی اپنی حالت کے موافق امداد سے دریغ نہ فرمائینگے۔ جماعت کے غربا جسقدر کم قیمت پر طلب فرماوین گے اُن کو اسی قیمت پر ہر دو حصہ بھیجدیئے جاوین گے اُمید ہے کہ احمدی جماعت کے سرگرم ممبر حتی المقدور سعی کرنے سے دریغ نہ فرماوین گے اور مزید اشتہارات کی اگر ضرورت ہوگی تو طلب فرماوین گے۔

ہر دو رسائل یکم دسمبر تک دہلی دفتر نہر کے پتہ سے اور یکم دسمبر کے بعد دہلی سے تبدیل ہو جانے کی وجہ سے لاہور پتہ ذیل سے مل سکتے ہین۔

عبد العزیز کلارک دفتر صاحب اگزکٹو انجنیر بہادر نہر اپر چناب۔ ڈویزن نمبر ۵۔ لاہور۔

المنصور پریس دہلی

مرثیہ وفات شہادت آیات حضرت مخدوم الملتہ رضی اللہ عنہ

(از چودھری رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر انبالہ)

اے راحتِ دوستان کجائی اے یاورِ دلستان کجائی
سرتاجِ مہاجران کجائی اے اوّلِ ناصران کجائی
اے عبدِ کریم ما کجائی
وے یارِ قدیم ما کجائی

مجروح شدیم در فراقت مذبوح دلیم ز اشتیاقت
چون صحبتِ ما شدست شاقت افسوس کجاست آن رفاقت
جانِ تنِ انجمن کجائی
بر ہمزنِ انجمن کجائی

اے طائرِ روح چون پریدی بر کنگرۂ فلک رسیدی
از ما تو بگو چرا بریدی از ما چہ خلافِ طبع دیدی
طیرِ فلک آشیان کجائی
اے بلبل خوش بیان کجائی

جسم تو کہ بُد بر و سرپاک ہیہات نہادہ شد تہ خاک
آن طوطیِ روح تو چالاک پرواز نمودہ شد بر افلاک
اے فرش گزین من کجائی
اے چرخ نشین من کجائی

حیران شدہ بے تو محفلِ ما ویران شدہ بے تو منزلِ ما
آتش افتادہ در دلِ ما آبست بخانۂ گلِ ما
اے مرہم زخمِ ما کجائی
اے داروے سقمِ ما کجائی

اے زبدۂ خادمانِ مہدی اے قدوۂ بندگانِ مہدی
اے خادمِ دوستانِ مہدی اے ساکنِ آستانِ مہدی
نورِ دینِ خدا کجائی
اے بندۂ باصفا کجائی

تحریرِ تو ہست پُر ز تاثیر تقریرِ تو دل برد بہ تسخیر
ذاتِ تو بہ سقفِ خانہ شہتیر ما را بود و شکست تقدیر
اے باعثِ شادیم کجائی
زیبِ آبادیم کجائی

بودیم بزندگیت دل شاد آباد ز رنج و درد آزاد
گوییم نہ شدیم بے تو برباد نقصان رسید و مشکل افتاد
اے راحتِ جانِ ما کجائی
اے روحِ روانِ ما کجائی

بے تو نہ تپد چرا دلِ ما بر مرگِ تو گفت رب اعلےٰ
بر زبانِ مسیح فرزع عیسےٰ ہم من معہ نصدق وعدًا
زین گریم و گویمت کجائی
ہم بویم و جویمت کجائی

دادند ترا شناختِ حق شد قسمتِ تو رفاقتِ حق
شد زور تو صرفِ طاعتِ حق دادِ دستِ تو شہ اشاعتِ حق
خاموش نشستہ کجائی روپوشی و خفتہ کجائی

آن صحبتِ ما شدت فراموش با کنجِ لحد شدی ہم آغوش
چون یادِ تو میزند بدل جوش گرییم وے صبور و خاموش
اے غمخورِ غمزدا کجائی
وے شادیِ جانفزا کجائی

گو ہم تو صفت وجہیل مال ست در ذاتِ تو جمع ہر کمال ست
بے روے تو بدرِ ما ہلال ست آن نیز بمعرضِ زوال ست
اے نورِ نگاہِ ما کجائی
وے پشت و پناہِ ما کجائی

پژمردہ گلِ بہارِ خوبی آن بادشہِ دیارِ خوبی
چون بودہ مقیمِ دارِ خوبی آخر شدہ در مزارِ خوبی
اے رونقِ باغِ ما کجائی
وے باعثِ داغِ ما کجائی

قرآن کہ غذائے روحِ تو بود فرقان کہ دوائے روحِ تو بود
دارو کہ شفائے روحِ تو بود گوید کہ بجائے روحِ تو بود
اے عاشقِ زارِ من کجائی
جان بازِ و نثارِ من کجائی

در موت و حیات پاسداری اظہارِ جلال و ذاتِ باری
با وصفِ دعائے ما و زاری جان باجان آفرین سپاری
شیدائے جلالِ حق کجائی
مولائے جمالِ حق کجائی

در ہجرِ تو چشمِ ماست پرنم شد سینۂ ما خزینۂ غم
بر مرگِ تو میکنیم ماتم بطریقِ رسولِ پاک اکرم
اے بے تو ہمہ حزین کجائی
دوری و بدل قرین کجائی

ادعیۂ آن مسیحِ موعود ہم زاریِ آن امامِ مہود
ضائع نشود ز لطفِ معبود شد بدر رفتہ روانِ مفقود
یکتا حبیبِ ما کجائی
تنہا و غریبِ ما کجائی

اے ذاتِ تو مرجعِ خلائق لیکن بری از ہمہ علائق
اے طوطیِ ایزدی حدائق بگزشتہ از ہمہ عوائق
راہیِ رہِ عدم کجائی
مخدومیِ بے خدم کجائی

تقریرِ تو شکرست و قندست تحریرِ غریب و سود مندست
حالانکہ لبت زگفت بندست این شیوہ ناز دلم پسندست
خوش لہجہ مقررم کجائی
اے قندِ مکررم کجائی

دستِ تو کمان و خامہ ات تیر ہر طائرِ زور کرد نخچیر
دادند ترا زبانِ تقریر بر حلقِ دجل مثالِ شمشیر
اے قاتلِ کاذبین کجائی
وے ناصرِ صادقین کجائی

در جانِ تو شوقِ کوئی شبخیز جان باز و نثار سوے شبخیز
شمشیرِ پئے عدو و شبخیز خلقت ہمہ عکس خوئے شبخیز
اے خالب دریلی کجائی
اے دستِ ہر ولی کجائی

احقاقِ حق است چون مرامت باطل بعدم رود ز نامت

اے صاحبِ شوق و استقامت حالاست میئے طہور و جامت
مے نوش وے بگو کجائی
خاموش و یکے بگو کجائی

طبعِ تو کہ بود نازک از گل بر داشت نکرد شورِ بلبل
چونی تہِ تودۂ گل اے گل روئیدہ سبزہ و گیاہ و سنبل
اے غنچہ دہانِ ما کجائی
اے بستہ زبانِ ما کجائی

واقف ز حقائقِ شریعت کشافِ دقائقِ شریعت
گل چینِ حدائقِ شریعت پابندِ علائقِ شریعت
اے عالمِ با عمل کجائی
اے عالمِ بے بدل کجائی

اے کشتۂ راہِ مہدیِ حق سردارِ سپاہِ مہدیِ حق
اے یوسفِ چاہِ مہدیِ حق خوش لہجہ گواہِ مہدیِ حق
اے نامِ تو با نشان کجائی
از چشمِ زمان نہان کجائی

اے عاشقِ زارِ نامِ احمدؐ وے شیفتۂ کلامِ احمدؐ
داری خبر مقامِ احمدؐ اے خاکِ رہِ غلامِ احمدؐ
اے یارِ مسیحِ ما کجائی
قربانِ مسیحِ ما کجائی

رشک است بہ بختِ روشنِ تو چون قادیان ہست مامنِ تو
در زندگی بود مسکنِ تو شد بعدِ وفات مدفنِ تو
اے زیرِ زمین رہین کجائی
روپوش تہِ کفن کجائی

ہجرت رگِ جانِ ما خراشد بر زخمِ دلم نمک بپاشد
چون تیشۂ غم نہ جان تراشد گر عبدِ کریم ما نباشد
مجبورِ غم و مرہم کجائی
بے تو در ماندہ ام کجائی

یادِ تو بہ ہجرتِ مسیحا زادِ تو محبتِ مسیحا
آزاد بخدمتِ مسیحا دلشاد بصحبتِ مسیحا
بودی و درین زمان کجائی
از دیدۂ ما نہان کجائی

قرآنِ تو با چنین خوش آواز تاثیر چہ داشت بود اعجاز
بیخود شدمے و داشتے باز لاریب طیور راز پرداز
یارِ خوش خوانِ من کجائی
پاکیزہ بیانِ من کجائی

در ہجرِ تو گرچہ بیقرارم این قصۂ درد در گذارم
در حفظِ خدا ترا سپارم دیگر ز قلم نہ بر نگارم
اے پیش روندہ ام کجائی
در پیت دوندہ ام کجائی

حق ﷻ کند بحالتِ تو قرآن ہمہ در رفاقتِ تو
در خلد بود اقامتِ تو احمد زپئے شفاعتِ تو

واکردہ لب اے فتا کجائی
نزد آ و بیا بیا کجائی

اے مالکِ ما مہیمنِ ما درگاہِ مسیح مامنِ ما
چون عبدِ کریم مسکنِ ما با دو لبس مرگ مدفنِ ما
زین بیش نہ بخواہشش کجائی
نہ پیام رسانشش کجائی

اطلاع

خریداران الحکم خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور دیا کریں۔

کل ایک خط ضلع کرنال سے پہونچا جس پر نمبر وغیرہ نہیں ہے اور نیز پتہ واضح طور پر اپنا نہیں لکھا ہے۔ اس سے کارخانہ کو حساب وغیرہ میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ لہذا آئندہ نمبر دیا کریں۔